بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48 — شمارہ 47

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

16/ شعبان 1420 ہجری 25/ نبوت 1378 ہش 25/ نومبر 99ء

لندن۔20/ نومبر 99 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ حضور نے کل مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور محبت الٰہی کے حصول کے ذرائع اور اس کی افادیت و برکات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی کامل شفایابی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ.

پچھلے سال تو ہم نے ایک سال میں ایک کروڑ نو احمدیوں کو دیکھ لیا

میں اُمید رکھتا ہوں اور آپ بھی دُعا کریں کہ اگلے سال دو کروڑ احمدی ہو جائیں

اگر آپ کی دُعائیں مقبول ہوئیں تو صرف ہندوستان میں ہی کروڑوں والی پیشگوئی پوری ہو جائے گی

خدا کرے وہ دیر کی بجائے جلد پوری ہو اگلے سال ہی پوری ہو جائے تو کیا تعجب کی بات ہے!!!

نو مبائعین کو میں تاکید کرتا ہوں کہ اپنی بیویوں کو نماز کا پابند کریں

خلاصہ اختتامی خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ۱۵/ نومبر ۱۹۹۹ء بمقام محمود ہال لندن

قادیان ۱۵/ نومبر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ سے قادیان کے ۱۰۸ ویں جلسہ کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے۔ سب سے پہلے درج ذیل قرآنی آیت کی تلاوت کی پھر ترجمہ سنایا

وَمَاكَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَمِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ۔ (التوبہ:۱۲۲)

ترجمہ:(از تفسیر صغیر) اور مومنوں کیلئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب اکٹھے ہو کر (تعلیم دین کیلئے) نکل پڑیں پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر (بے دینی سے) ہوشیار کرتے تاکہ وہ (گمراہی سے) ڈرنے لگیں۔

پھر فرمایا۔ قادیان میں اس وقت بعض معزز مہمان جلسہ سالانہ میں شریک ہیں حضور پر نور نے باقاعدہ ذکر فرمایا کہ وہ کرسیوں میں کس کس جگہ پر بیٹھے ہیں۔ فرمایا قادیان کے جلسہ کے سارے مہمان ہی ہمارے لئے معزز ہیں لیکن اس کے علاوہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو مہمان نہ بھی ہوں تو اپنے لوگوں کی نظر میں وہ معزز کہلاتے ہیں۔ تو جہاں تک ان کا تعلق ہے جو ہندوستان میں رہنے والوں کے نزدیک ہر لحاظ سے میں معزز ہیں خواہ مہمان ہوں یا نہ مہمان ہوں اب میں ان کا کچھ تعارف کراتا ہوں۔ فرمایا۔

اگر میں قادیان کے اسٹیج پر کھڑے ہو کر گفتگو کر رہا ہوتا تو جو کرسیوں کی لائنیں لگی ہیں ایسے معززین کی جن کا ذکر میں نے کیا ہے۔ ان میں کرسی نمبر ایک پر مکرم پریتم سنگھ بھاٹیہ۔ ممبر سکھ گوردوارہ پربندھک کمیٹی بیٹھے ہوئے ہیں۔ کرسی

باقی صفحہ ( ) پر ملاحظہ فرمائیں

قادیان دار الامان کی مقدس سرزمین پر ۱۰۸ واں جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ جلسہ کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرمایا

نماز تہجد ☆ نماز باجماعت ☆ درس و تدریس ☆ پر مغز تقاریر کے روحانی پروگرام

آل انڈیا ریڈیو ☆ دوردرشن ☆ زی ٹی وی کے علاوہ ۲۷ اخبارات میں جلسہ کی خبریں نشر ہوئیں

۲۱ ہزار سے زائد احمدیت کے پروانوں کی شرکت۔ گولڈ میڈل کی تقسیم مجلس شوریٰ۔ میٹنگ دعوت الی اللہ۔ نو مبائعین کے اجلاسات اور لنگر کے وسیع انتظامات

رپورٹ مرتبہ:- سلطان احمد ظفر شعبہ رپورٹنگ

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ قادیان میں ۱۰۸ واں جلسہ سالانہ ۱۳/ ۱۴/ ۱۵ نومبر ۱۹۹۹ء کو منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ گذشتہ سال کے مقابل پر امسال ڈیڑھ گنا نو مبائعین نے شرکت فرمائی گذشتہ سال یہ تعداد دس ہزار سے زائد تھی جبکہ امسال ۱۶ ہزار سے زائد نو مبائعین نے شرکت کی الحمد للہ۔ محلہ احمدیہ قادیان ایک ہفتہ تک روحانی برکتوں سے مالا مال رہا جلسہ میں کل ملا کر ۲۱ ہزار سے زائد مہمانان کرام نے شرکت فرمائی اور بھارت سمیت کل ۲۷ ممالک کی نمائندگی رہی۔

جلسہ کی تیاری ایک ماہ قبل شروع کر دی گئی تھی مہمانوں کی زیادہ تعداد جو گیارہ ہزار سے زائد تھی ان خیمہ جات میں ٹھہری جو موضع ننگل باغبان کے قریب بارہ (۱۲) ایکڑ رقبہ میں نصب کئے گئے تھے جہاں عارضی لیٹرینیں، غسلخانے، ڈائننگ ہال اور دیگر ضروریات کی چیزیں موجود تھیں ان گیارہ ہزار مہمانوں کیلئے اسی مقام پر عارضی طور پر مسجد کا انتظام بھی کیا گیا تھا جس میں نماز تہجد، دیگر باجماعت نمازوں اور درس و تدریس کا انتظام رہا۔ بسوں اور گاڑیوں کیلئے پارکنگ کی جگہ چونکہ تنگ تھی اس لئے بسیں سواریوں کے اُتارنے کے بعد فارن گیسٹ ہاؤس

باقی صفحہ (۱۵) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

بقیہ صفحہ (اوّل)

نمبر دو پر ترپت راجندر سنگھ صاحب باجوا سابق وزیر پنجاب کرسی نمبر تین پر مکرم آر ایل بھاٹیا صاحب ممبر پارلیمنٹ سابق وزیر خارجہ بھارت کرسی نمبر چار پر نتھا سنگھ صاحب دالم ایم -ایل-اے کرسی نمبر پانچ پر پرتاپ سنگھ صاحب باجوہ سابق وزیر پنجاب کرسی نمبر بارہ پر سریندر جیت سنگھ صاحب یہ Incom Tax کمشنر ہیں۔ امرتسر اور جموں کشمیر کے وہاں سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ سردار سورن سنگھ صاحب پرنسپل ریاڑکی کالج طغلوالہ جو قادیان کے قریب ہے۔ اپنے ساتھ B.A. سال اوّل و دوم کی ۱۳۵ طالبات کو لیکر یہ خطاب سننے کیلئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ کالج کا تمام اسٹاف بھی ہے۔ پس میں مختصراً ان کا تعارف کروانے کے بعد تمام جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی طرف سے ان لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے تشریف لاکر ہمارے جلسے کو رونق بخشی۔

جلسے کے مختصر کوائف بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

یہ ۱۰۸واں جلسہ سالانہ ہے۔ تیرہ نومبر بروز ہفتہ اپنے شاندار روایات کے ساتھ شروع ہوا ہے اور آج پندرہ نومبر کو اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ ہندوستان کے دور دراز کے صوبوں کے علاوہ بیس دوسرے ممالک سے آنے والے مہمان اس جلسے میں شامل ہوئے ہیں۔ موسم خوش گوار رہا ہے اور دھوپ نکلی رہی ہے۔ شعبہ رجسٹریشن کے مطابق جلسے میں شامل ہونے والے حاضرین کی تعداد ۲۱ ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ تنگ پڑ جانے کی وجہ سے مزید شامیانے لگوانے پڑے ہیں۔ گذشتہ سال رجسٹریشن کے مطابق کل تعداد ۱۵۳۱۳ تھی۔ تو اللہ کے فضل سے اس سال ۲۱ ہزار ہے۔ ایک بہت بڑا نمایاں فرق ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ بنگلہ، ملیالم، تامل، تیلگو، کنڈا، اور انگریزی ان چھ زبانوں میں تقاریر کے رواں ترجمے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ۲۷ اخبارات میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے بارے میں آرٹکل شائع ہو چکے ہیں۔ ۱۵ اخبارات نے جلسہ سالانہ کے خبروں کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام خلفاء کرام اور منارۃ المسیح کی تصاویر بھی شائع کی ہیں۔ جالندھر ٹی وی نے اپنی خبروں میں جلسہ کے پروگراموں کی جھلکیاں دکھائی ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ عجیب بات ہے کہ اس مذہبی رواداری کے لحاظ سے آج ہندوستان پاکستان کیلئے نمونہ بنا ہوا ہے۔ B.B.C لندن نے بھی جلسہ کی اچھی خبر نشر کی ہے۔ اور ۲۱ ہزار حاضری کا اندازہ بتایا تھا۔ جو واقعۃً ۲ ہزار سے کچھ اوپر ہی ہو گئی ہے۔ اس جلسہ پر نومبائعین کی ایک بڑی تعداد شامل ہو رہی ہے اور مخالفین نے ہر جگہ پر ان کے قادیان آنے میں روک ڈالی۔ بعض جگہوں پر علماء نے پورا زور لگایا لیکن ناکام رہے۔ جس قسم کا وہ پروپیگنڈا کرتے تھے ان اس کے چند نمونے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

مخالفین نے نومبائعین کو قادیان جانے سے روکنے کیلئے حربہ استعمال کیا کہ قادیان میں تمہیں کھانے کیلئے سؤر کا گوشت ملے گا۔ قادیان والے تمہارے گردے نکال کر بیچ دیں گے۔ آگرہ شہر میں نومبائعین کو دھمکیاں دی گئیں کہ قادیان لے جاکر تمہارے مردوں کو مار دیں گے۔ اور عورتوں کو زندہ رکھیں گے۔ یعنی ان کے نزدیک یہاں فرعون کی حکومت ہے۔ مخالفین نے جبراً نومبائعین کو بس میں سے اتارا لیکن پولیس نے آکر اپنی نگرانی میں سب کو پھر بسوں میں سوار کروا دیا۔ صوبہ بنگال اور آسام میں نومبائعین کو دھمکیاں دی گئیں کہ اگر تم قادیان جاؤ گے تو واپس آنے پر تمہارا بائیکاٹ کیا جائے گا۔ کسی نے اس بائیکاٹ کی پرواہ نہ کی اور سب کے سب خدا کے فضل سے قادیان پہنچ گئے۔ صوبہ U.P. میں دیوبندی اور تبلیغی جماعت کے مولویوں نے نومبائعین کو قادیان جانے سے روکنے کیلئے سر توڑ کوششیں کی مختلف گاؤں میں جیپوں میں مولویوں کے وفود بھر بھر کر بھجوائے۔ جنہوں نے نومبائعین کو ڈرایا کہ تمہیں وہاں لے جاکر اسلام سے برگشتہ کر دیا جائے گا ان کا کلمہ اور ہے نمازیں اور ہیں تو مبائعین نے جواب دیا کہ اگر ایسی بات ہے تو ہمیں روکتے کیوں ہو ہم خود اپنی آنکھ سے دیکھ لیں گے کہ ان کا کلمہ اور ہے پھر تو ہمیں وہاں ضرور جاکر دیکھنا چاہئے اس کیلئے ہمیں ترغیب دو ہم جاکے دیکھ لیں خود اپنی آنکھ سے وہ لوگ کون ہیں۔

بعض مقامات پر غیر احمدی رشتہ داروں نے مولویوں کے دباؤ میں آکر نومبائعین کو دھمکایا اگر تم قادیان جاؤ گے تو ہم تمہاری بیاہتا لڑکیاں گھروں سے نکال دیں گے۔ جب ان دھمکیوں کا بھی نومبائعین پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور نومبائعین بسوں میں سوار ہونے لگے تو اپنی پگڑیاں اُتار کر ان کے پیروں پر ڈال دیں اور منتیں کرنے لگے خدا کے واسطے قادیان مت جاؤ لیکن نومبائعین نے اس کو ٹھکرا دیا۔ اور یہ جواب دیا ہم خدا کے واسطے ہی تو قادیان جا رہے ہیں۔

ایک گاؤں میں مخالفین نے یہ اعلان کیا کہ جو بھی ہمارے منع کرنے کے باوجود قادیان جائے گا آج سے اس کو ایک ہزار روپے جرمانہ کیا جائے گا اس کے باوجود وہاں کے نومبائعین جلسہ میں شریک ہونے کیلئے تشریف لائے۔

صوبہ پنجاب کے مخالفین نے بڑا زور لگایا ہے بسوں کو روکنے کی کوششیں کی ہیں بعض جگہ تو مخالفین ان جگہوں پر بیٹھ گئے جہاں سے نومبائعین نے قادیان آنے کیلئے سواری لینی تھی۔ چنانچہ شیطان کی طرح ہر اس راستہ پر بیٹھ گئے ہیں جہاں سے مومن کا گذر ہوا کرتا ہے۔

قرآن کریم کی آیت آج اس صورت حال پر چسپاں ہو رہی ہے۔ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ“ شیطان نے کہا تو نے چونکہ مجھے گمراہ قرار دے دیا ہے اسلئے میں تیرے سیدھے راستے پر ہر جگہ بیٹھوں گا۔ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ پھر میں ان کے دائیں طرف سے بھی آؤں گا بائیں طرف سے بھی آؤں گا اور ان کے سامنے سے بھی آؤں گا ہر طرف سے ان کے اوپر حملہ کروں گا“ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ اور تو اکثر کو شکر کرنے والا نہیں پائے گا۔ فرمایا یہ پتہ نہیں کہ کونسی قوم ہے جو شکر کرنے والے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شیطان نے ہر کوشش کی مگر احمدی خدا کے شکر گذار بندے ہی ثابت ہوئے اب نومبائعین کی آمد کا جو سلسلہ جاری ہے اس کی مختصر رپورٹ یہ ہے کہ ہندوستان کے ۱۷ صوبوں سے سولہ ہزار نومبائعین جلسہ میں شریک ہو رہے ہیں۔ گذشتہ سال دس ہزار سے زائد نومبائعین شامل ہوئے تھے گویا تقریباً چھ ہزار گذشتہ سال سے زیادہ ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہیکہ تقسیم ملک کے بعد پہلی مرتبہ پندرہ بوگیوں پر مشتمل Special ٹرین بنگال کے ایک ہزار سے زائد نومبائعین کو لیکر کلکتہ سے سیدھی قادیان کے اسٹیشن پر پہنچی ہے۔ آندھرا پردیس سے بھی چار ریزرو بوگیاں سیدھی قادیان پہنچائی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں محکمہ ریلوے نے بہت اچھا تعاون کیا ہے دور دراز کے دیگر صوبوں کرناٹک، کیرلہ، تامل ناڈو، مہاراشٹر، مدھیہ پردیس، اُڑیسہ اور بہار سے بھی بڑی تعداد میں نومبائعین اڑھائی ہزار کلو میٹر سے لیکر ساڑھے تین ہزار کلو میٹر تک کے فاصلے سے دو دو تین تین دن مسلسل سفر کرنے کے بعد قادیان پہنچے ہیں۔

اس کے علاوہ صوبہ پنجاب ہماچل ہریانہ یوپی اور راجستھان سے تقریباً دس ہزار نومبائعین بسوں ٹرکوں اور جیپوں وغیرہ کے ذریعے سفر کر کے پہنچے ہیں۔ پارکنگ کا خدا کے فضل سے بہت اچھا انتظام ہے اس وقت دو سو کے قریب بسیں اور جیپیں اور دیگر گاڑیاں وہاں سہولت کے ساتھ پارک کر دی گئی ہیں۔

حضور اقدس نے فرمایا یہ باتیں جو ہو رہی ہیں ان کے متعلق آج سے تقریباً سو سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو پیشگوئیاں فرمائی تھیں میں ان کا ذکر کرتا ہوں جس سے ظاہر ہو گا کس طرح کس شان کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہیں۔

چار نومبر ۱۹۰۵ء کو لدھیانہ میں ہزاروں احمدیوں کی موجودگی میں حضور علیہ السلام نے ایک لکچر دیا جس میں فرمایا ”میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ سب سے اوّل مجھ پر کفر کا فتویٰ اس شہر کے چند مولویوں نے دیا مگر میں دیکھتا ہوں اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ کافر کہنے والے موجود نہیں اور خدا تعالیٰ نے مجھے اب تک زندہ رکھا اور میری جماعت کو بڑھایا“ یعنی جس وقت یہ لکچر دیا ہے۔ ۱۹۰۵ء میں اس سے پہلے یہ سارے مخالفین لدھیانے والے مر چکے تھے خدا تعالیٰ نے مجھے اب تک زندہ رکھا اور میری جماعت کو بڑھایا میرا خیال ہے کہ وہ فتویٰ کفر جو دوبارہ میرے خلاف تجویز ہوا ہے اسے ہندوستان کے تمام بڑے شہروں میں پھرایا گیا اور دو سو کے قریب مولویوں اور مشائخوں کی گواہیاں اور مہریں اس پر کرائی گئیں اس میں ظاہر کیا گیا کہ یہ شخص بے ایمان ہے کافر ہے دجّال ہے مفتری ہے کافر ہے بلکہ اکفر ہے غرض جو جو کچھ کسی سے ہو سکا میری نسبت اس نے کہا اور ان لوگوں نے اپنے خیال میں سمجھ لیا کہ بس یہ ہتھیار اب سلسلے کو ختم کر دے گا اور فی الحقیقت اگر یہ سلسلہ انسانی منصوبہ اور افترا ہوتا تو اس کے ہلاک کرنے کیلئے یہ فتویٰ کا ہتھیار بہت ہی زبردست تھا۔ لیکن اس کو خدا تعالیٰ نے قائم کیا تھا۔ پھر وہ مخالفوں کی مخالفت اور عذابوں سے کیوں کر مر سکتا تھا۔ جس قدر مخالفت میں شدّت ہوتی گئی اسی قدر اس سلسلہ کی عظمت اور عزت دلوں میں جڑ پکڑتی گئی اور میں آج خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں یا تو وہ زمانہ تھا کہ جب میں اس شہر میں آیا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے اور میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی اور یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی۔

پس اس انقلاب کو دیکھو کہ کیا یہ انسانی ہاتھ کا کام ہو سکتا ہے۔ فرمایا پچھلے سال تو ہم نے ایک سال میں ہی ایک کروڑ نو احمدی مسلمانوں کو دیکھ لیا اور میں امید رکھتا ہوں اور آپ بھی دُعا کریں کہ اگلے سال جو جمع کروڑوں کا لفظ استعمال ہوا ہے اس میں دو کروڑ ایک سال میں احمدی ہوں کیونکہ مولویوں کا اس سے بہتر کوئی جواب نہیں۔ وہ اپنی آگ میں جلتے رہیں جو مرضی کرتے رہیں اور اللہ اس سلسلہ کو مسلسل ترقی پہ ترقی دیتا چلا جائے گا۔

پھر فرماتے ہیں ”دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے خدا اس سلسلے کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہو گا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں“۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

”وہ دن آتے جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے روشن نشانوں کے ساتھ تمام پردے اُٹھاتا جاتا ہے خدا تعالیٰ ایسے ہی ایک دو زبردست ہاتھ دکھائے گا تو پھر کہاں تک لوگ برداشت کر سکیں گے آخر ان کو ماننا پڑے گا کہ حق اسی میں ہے جو ہم کہتے ہیں ہمارے مخالف جو ہمارے ساتھ لڑائی کرتے ہیں دراصل ہمارے ساتھ لڑائی نہیں کرتے بلکہ خدا کے ساتھ لڑائی کرتے ہیں اور کون ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ لڑائی میں کامیاب ہو سکتا ہے“

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

صدقات، دعا اور خیرات سے ردِّ بلا ہوتا ہے

جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۸/اکتوبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۸/اخاء ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ) بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ فَيَاْخُذُالصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَالتَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾۔(سورة التوبه آيت ۱۰۴)

کیا انہیں علم نہیں ہوا کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات قبول کرتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جیسا دعاؤں پر انسانی یقین کو کامل کیا ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس سے پہلے کسی نبی نے دعا کے مضمون کو اس زور اور قوت سے چھیڑا ہو۔ اور یہ تو بہر حال سب کا ایمان ہے کہ ہر نبی کا ہتھیار دعا ہی ہوتا تھا۔ بعد کے لوگوں نے مضمون کو بگاڑ دیا اور کچھ کا کچھ سمجھ لیا مگر ہر نبی کا اصل ہتھیار دعا تھا۔ لیکن جب اور نبیوں کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے مقابلہ کیا جائے تو بہت بڑا فرق دکھائی دیتا ہے اس سلسلے میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ حدیث میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت ابراہیم بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ذوالنون (حضرت یونس) نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعا کی وہ یہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ اس دعا کو جو بھی مسلمان کسی ابتلاء کے وقت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقدالتسبیح بالید)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا قضاء وقدر کو صرف دعا ہی ٹال سکتی ہے۔ اور عمر کو صرف نیکی ہی بڑھا سکتی ہے۔

(سنن الترمذی کتاب القدر باب ما جاء ولا یرد القدر الا الدعاء)

اب یہ جو دوسرا فقرہ ہے اس کی تشریح آگے مل جائے گی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمائی ہے۔ اصل میں عمر تو جو مقدر ہے اس سے آگے نہیں جا سکتی مگر اس مقدر سے پہلے لوگ اپنی غلطی کی وجہ سے، دوسروں کی غلطی کی وجہ سے حادثات کے نتیجہ میں فوت ہوتے ہی رہتے ہیں تو قضاء وقدر کا ایک آخری کنارہ ہے جیسے کوئی پُل بنانے والے پُل تعمیر کرتے ہیں تو اس کی تاریخ لکھ دیتے ہیں کہ اس تاریخ کو یہ پل دوبارہ تعمیر ہونا چاہئے یا اس کی مرمت ہونی چاہئے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی انسان کی قضاء وقدر مقرر فرما رکھی ہے۔ آخری مدت کو کوئی نہیں ٹال سکتا لیکن اس سے پہلے مرنے کے بے انتہا امکانات ہیں اور ان امکانات کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عمر کو نیکی ہی بڑھا سکتی ہے۔ اب یہاں نیکی سے مراد کیا ہے؟۔ دراصل وہ لوگ جو دوسروں سے نیکی کرتے ہیں اور ان کی بھلائی کرتے ہیں اور گویا عملاً ان کی خاطر زندہ رہتے ہیں وہی ہیں جن کی عمر کو آخری حد تک بڑھایا جا سکتا ہے اگر اللہ یہ چاہے۔

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ نیکی کے علاوہ اور کوئی چیز عمر نہیں بڑھاتی اور دعا کے علاوہ تقدیر الٰہی کو کوئی چیز ٹال نہیں سکتی۔ اور انسان یقیناً اپنی خطاؤں ہی کی وجہ سے جو وہ کر چکا ہوتا ہے رزق سے محروم کیا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجه مقدمه باب فی القدر)

اب سے رزق سے محروم کیا جانا ایک مشکل مضمون ہے، اس کو میں اس وقت چھوڑتا ہوں اس کی تفصیل میں نہیں جاتا ورنہ دنیا میں بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کے بے خدا لوگ، گندے، دہریہ، دنیا پرست رزق سے محروم دکھائی نہیں دیتے۔ تو یہاں رزق کے مضمون کو میں خوب اچھی طرح سمجھتا ہوں مگر اس وقت خطبے کا وقت اجازت نہیں دیتا کہ تفصیل سے اس میں جاؤں۔ غالباً اس سے پہلے میں کسی خطبے میں یہ بیان کر چکا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہئے کہ وہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرے۔ (سنن ترمذی ابواب الدعوات باب دعوة المسلم مستجابة)

یعنی دعا کا وقت اصل میں آرام کا وقت ہے۔ جب اسے کوئی تنگی نہیں، کوئی مشکل نہیں وہ وقت جو ہے وہ دعاؤں کا وقت ہے۔ ورنہ جب ضرورت پڑے تو اس وقت تو دہریہ بھی خدا خدا کہنے لگ جاتے ہیں اور قرآن کریم میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ اگرچہ اللہ اپنی رحمت سے وقتی طور پر ان کو بچا بھی لیتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اصل دعا کا مفہوم وہی ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جب آسانی کا وقت ہو، آرام کا وقت ہو، اس وقت خدا کو یاد کیا کرو۔ پھر جب تمہارا مشکل وقت آئے گا تو اللہ تمہیں یاد رکھے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کسی کے لئے باب الدعاء کھولا گیا تو گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دئے گئے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ اسے عافیت طلب کرنا محبوب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا اس ابتلاء کے مقابلے پر جو آچکا ہو اور اس کے مقابلے پر جو ابھی نہ آیا ہو نفع دیتی ہے۔ اے اللہ کے بندو! تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو۔ (سنن الترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید)

اس میں ایک اور باب رحمت کھول دیا گیا ہے۔ پہلے تو لگتا تھا کہ جب مصیبت پڑ چکے پھر دعا کام نہیں کرتی لیکن اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بسا اوقات اگر اللہ چاہے تو مصیبت پڑنے کے بعد بھی وہ اس کو ٹال سکتا ہے اور یہ اس کی مرضی ہے جس سے چاہے یہ سلوک فرمائے۔

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا ہے بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ (سنن الترمذی کتاب الدعوات)

اب اللہ کا شرمانا ایک خاص معنے اپنے اندر رکھتا ہے مگر بندہ جب ہاتھ اٹھا دیتا ہے اس

سامنے تو وہ ردّ نہیں کیا کرتا۔

حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص روزانہ صبح و شام تین بار یہ دعا مانگتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْم۔ یعنی میں اس اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد چاہتا ہوں جس کے نام کے ہوتے ہوئے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی وہ دعاؤں کو سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ تو اُسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور برائی کی موت کو دور کرتا ہے۔

(سنن ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب ما جاء فی فضل الصدقة)

(اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ نے لب تر کرنے کے لئے گرم پانی پیا اور فرمایا: بعض لوگوں کا اصرار تھا کہ میں کچھ نہ کچھ گرم ضرور پی لیا کروں بیچ میں یعنی وہاں سے آنا مجھے برا لگتا ہے میں نے کہا ایک دفعہ ایک گلاس میں ڈال دیں جس میں کم ٹھنڈا ہو تو خطبے تک اگر ضرورت پڑے تو میں اس سے لب تر کر لیا کروں گا۔)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی اپنے پاکیزہ مال سے صدقہ کرتا ہے۔

اب پاکیزہ مال سے صدقہ بہت اہم بات ہے۔ جتنی بھی حرام کی کمائی ہو، دنیاداری کی کمائی ہو اس کا صدقہ ہوتا ہی کوئی نہیں۔ خدا گندے مال کو قبول کرتا ہی نہیں۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ۔ اسی لئے حضرت رسول اللہ ﷺ کے الفاظ بہت گہرے اور بہت عارفانہ ہیں۔ ایسی شرط ساتھ لگا دیتے ہیں کہ کسی بیوقوف کو دھوکہ پھر لگ ہی نہیں سکتا۔

اور اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ مال ہی کو قبول فرماتا ہے خدائے رحمٰن اسے اپنے داہنے ہاتھ سے لیتا ہے اگرچہ وہ ایک کھجور ہی ہو۔ وہ خدائے رحمٰن کی ہتھیلی میں بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے ایسے بڑھاتا رہتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنا بچھیرا یا اپنی اونٹنی کا وہ بچہ جو اونٹنی سے الگ کر دیا گیا ہو پالتا ہے۔ (سنن ابن ماجه کتاب الزکوٰۃ باب فضل الصدقة)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی استطاعت ہو۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النار ولو بشق تمرة)

یہ وہی مضمون ہے یہ روایت دوسری ہے صرف۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو کسی ابتلاء میں گھرے ہوئے شخص کو دیکھے اور ان الفاظ میں دعا کرے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلا ' سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھ اس ابتلاء سے محفوظ رکھا جس میں تو مبتلا ہے اور اپنی مخلوق کے بہت سے لوگوں میں سے مجھے اپنے فضل کا سزاوار بنایا۔ وہ اس آزمائش میں مبتلا نہ ہوگا۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء ما یقال اذا رأی مبتلی)

بسا اوقات آپ حادثات دیکھتے ہیں، گہرے طور پر متاثر ہوتے ہیں اس وقت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ دعا ایک روشنی کا مینار بن جاتی ہے جو ہر تباہ کرنے والی چھپی ہوئی Rock سے انسان کو بچاتی ہے۔ کوئی پہلو آپ نے نہیں چھوڑا دعا کا جس کے اوپر آپ نے تفصیل سے روشنی نہ ڈالی ہو۔ اب ابتلاء میں گھرے ہوئے لوگ بہت سے ہوتے ہیں مثلاً کوئی بیمار ہے، کسی کو گنگرین ہو گئی، کسی کا کوئی حصہ کاٹنا پڑتا ہے اور ہر انسان اس وقت اگر کسی بیمار کو دیکھے، اس حالت میں دیکھے، اس وقت دعا کی ضرورت ہے۔ اور یہ دعا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمائی ہے اس موقع کے لئے تیر بہدف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس ابتلاء سے محفوظ رکھا جس میں تُو مبتلا ہے۔ مجھے اپنے فضل کا سزاوار بنایا۔ تو وہ اس آزمائش میں مبتلا نہیں ہوگا۔

اس ضمن میں اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حوالے آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اگر دیر ہو گئی تو شاید کچھ حوالے چھوڑنے پڑیں مگر پھر وہ آئندہ کام آ جائیں گے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"لوگ اس نعمت سے بے خبر ہیں کہ صدقات، دعا اور خیرات سے ردِّ بلا ہوتا ہے"۔

میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس زمانے میں کسی نے دعا پر کامل یقین پیدا نہیں کیا اور آپ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سچے غلام ہونے کی یہ سب سے بڑی علامت ہے۔ جتنا دعا پہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے زور دیا ہے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زور دیا ہے۔ آپ نے بھی سنا ہو گا غیر احمدیوں کو کبھی کہ دعا کرو تو کتنے کھوکھلے، ہلکے منہ سے کہتے ہیں مگر جب دعا کا وقت ہوتا ہے دعا نہیں کرتے بلکہ پیروں فقیروں کے پاس دوڑتے ہیں، جادو منتر سے طلب کرتے ہیں۔ لیکن احمدی کو آپ کبھی نہیں دیکھیں گے کسی مشکل کے وقت پیروں فقیروں سے ہو کے آئے۔ جتنا احمدیوں میں ایک دوسرے کو دعا کے لئے لکھنے اور دعا کے لئے کہنے کا رواج ہے ساری دنیا کے انسانوں میں کہیں آپ کو نہیں ملے گا اور یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا ایک بہت بڑا نشان ہے، اگر کوئی ذرا عقل کرے اور سوچے۔

فرماتے ہیں "لوگ اس نعمت سے بے خبر ہیں کہ صدقات، دعا اور خیرات سے ردّ بلا ہوتا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو انسان زندہ ہی مر جاتا۔ مصائب اور مشکلات کے وقت کوئی امید اس کے لئے تسلی بخش نہ ہوتی، مگر نہیں۔ اسی لئے لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَاد فرمایا ہے، لَا یُخْلِفُ الْوَعِیْد نہیں فرمایا۔

اب یہ دیکھیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتنا عارفانہ نکتہ بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَاد (آل عمران: ١٠)۔ میعاد میں وعدہ ہے اس کی وعدہ خلافی اللہ نہیں کرتا۔ مگر لَا یُخْلِفُ الْوَعِیْد کا مطلب ہے ڈراوے کو نہیں ٹالتا۔ تو یہ باریک فرق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن میں ڈوب کر پایا اور آگے ہم سے بیان کیا کہ خدا تعالیٰ وعید کو ٹال دیتا ہے۔ اُس سچے وعدہ کو ہرگز نہیں ٹالتا۔

چنانچہ فرمایا "اللہ تعالیٰ کے وعید معلق ہوتے ہیں جو دعا اور صدقات سے بدل جاتے ہیں۔ اس کی بے انتہا نظیریں موجود ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو انسان کی فطرت میں مصیبت اور بلاء کے وقت دعا اور صدقات کی طرف رجوع کرنے کا جوش ہی نہ ہوتا۔ جس قدر راستباز اور نبی دنیا میں آئے ہیں خواہ وہ کسی ملک اور قوم میں آئے ہوں مگر یہ بات ان سب کی تعلیم میں یکساں ملتی ہے کہ انہوں نے صدقات اور خیرات کی تعلیم دی۔ اگر خدا تعالیٰ تقدیر کے محو اور اثبات پر قادر نہیں تو پھر یہ ساری تعلیم فضول ٹھہر جاتی ہے۔ اور پھر ماننا پڑے گا کہ دعا کچھ نہیں اور ایسا کہنا ایک عظیم الشان صداقت کا خون کرنا ہے۔ اسلام کی صداقت اور حقیقت دعا ہی کے نکتہ کے نیچے مخفی ہے کیونکہ اگر دعا نہیں تو نماز بے فائدہ، زکوٰۃ بے سود اور اسی طرح سب اعمال معاذ اللہ لغو ٹھہرتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ ۲۰۱۔۲۰۲)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت یونس کی قوم کی مثال دیتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

"دعا بہت بڑی سپر کامیابی کے لئے ہے۔ یونس کی قوم گریہ وزاری اور دعا کے سبب آنے والے عذاب سے بچ گئی۔ میری سمجھ میں محاتبت مغاضبت کو کہتے ہیں اور حوت مچھلی کو کہتے ہیں اور نون تیزی کو بھی کہتے ہیں اور مچھلی کو بھی۔ پس حضرت یونسؑ کی وہ حالت ایک مغاضبت کی تھی۔ اصل یوں ہے کہ عذاب ٹل جانے سے ان کو شکوہ اور شکایت کا خیال گزرا کہ پیش گوئی اور دعا یونہی رائیگاں گئی اور یہ بھی خیال گزرا کہ میری بات پوری کیوں نہ ہوئی۔ پس یہی مغاضبت کی حالت تھی۔ اس سے ایک سبق ملتا ہے کہ تقدیر کو اللہ بدل دیتا ہے اور رونا دھونا اور صدقات فردِ قرارداد جرم کو بھی ردّی کر دیتے ہیں۔ اصول خیرات کا اسی سے نکلا ہے۔ یہ طریق اللہ کو راضی کرنے کے لئے ہیں۔ علم تعبیر الرؤیا میں مال کلیجہ ہوتا ہے اس لئے خیرات کرنا جان دینا ہوتا ہے۔ انسان خیرات کرتے وقت کس قدر صدق و ثبات دکھاتا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ صرف قیل و قال سے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ عملی رنگ میں لا کر کسی بات کو نہ دکھایا جاوے۔ صدقہ اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ صادقوں پر نشان کر دیتا ہے۔ حضرت یونس کے حالات میں درّ منثور میں لکھا ہے کہ آپ نے کہا کہ مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ جب تیرے سامنے کوئی آوے گا تجھے رحم آجاوے گا"۔

سب اس مغاضبت کی حالت کے باوجود دل میں یہ یقین تھا کہ جب میں خدا کے حضور پیش ہو جاؤں گا وہ مجھے معاف فرما دے گا۔ اس کے آگے لکھتے ہیں "ایں مشت خاک را گر نہ بخشم

چہ کنم"۔(ملفوظات جلد اول جدیدایڈیشن صفحہ ۱۵۵)اس خاک کی مٹھی کو اگر میں بخشوں نہ تو اور کیا کروں۔

"تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے ایک کا نام معلق ہے اور دوسری کو مبرم کہتے ہیں۔ اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔ مبرم ہونے کی صورت میں وہ صدقات اور دعا اس تقدیر کے متعلق کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے"۔

وہ جو روز بیماریاں وغیرہ آپ دیکھتے ہیں تو یاد رکھیں کہ تقدیر مبرم ایسی تقدیر ہے جو ٹالی نہیں جاسکتی اس لئے جو چاہیں آپ کریں اس وقت جب وہ ہو جائے تو اس کا مطلب ہے تقدیر چل گئی اس کو پھر بدلا نہیں جاسکتا۔

"ہاں وہ عبث اور فضول بھی نہیں رہتے"۔ دعا اور صدقات تقدیر مبرم کے وقت بھی عبث اور فضول نہیں رہتے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے۔ "وہ اس دعا اور صدقات کا اثر اور نتیجہ کسی دوسرے پیرائے میں اس کو پہنچا دیتا ہے"۔ کئی دفعہ اولاد کے غم سے بچالیتا ہے، کئی دفعہ اور باتوں سے بچالیتا ہے مگر تقدیر مبرم جب پوری ہو جائے اور پھر صدقہ دیا جائے، پھر خیرات کی جائے تو وہ بھی فائدے سے خالی نہیں ہوتے۔

"بعض صورتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی تقدیر میں ایک وقت تک توقف اور تاخیر ڈال دیتا ہے۔ قضائے معلق اور مبرم کا ماخذ اور پتہ قرآن کریم سے ملتا ہے یہ الفاظ گو نہیں۔ مثلاً قرآن کریم میں فرمایا ہے اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ اب یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو سکتی ہے اور دعا سے عذاب ٹل جاتا ہے اور ہزار ہا کیا کُل کام دعا سے نکلتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کُل چیزوں پر قادرانہ تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے پوشیدہ تصرفات کی لوگوں کو خواہ خبر ہو یا نہ ہو مگر صدہا تجربہ کاروں کے وسیع تجربے اور ہزار ہا دردمندوں کی دعا کے صریح نتیجے بتلا رہے ہیں کہ اس کا ایک پوشیدہ اور مخفی تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے محو کرتا ہے اور جو چاہتا ہے اثبات کرتا ہے۔ ہمارے لئے یہ عمل ضروری نہیں کہ ہم اس کی تہہ تک پہنچیں اور اس کی کنہ اور کیفیت معلوم کرنے کی کوشش کریں جبکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ایک شے ہونے والی ہے اس لئے ہم کو جھگڑے اور مباحثے میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے انسان کی قضاء و قدر کو مشروط کر رکھا ہے جو توبہ، خشوع و خضوع سے ٹل سکتی ہے۔ جب کسی قسم کی تکلیف اور مصیبت انسان کو پہنچتی ہے وہ فطرتاً اور طبعاً اعمال حسنہ کی طرف رجوع کرتا ہے اپنے اندر ایک قلق اور کرب محسوس کرتا ہے جو اسے بیدار کرتا ہے اور نیکیوں کی طرف کھینچے لئے جاتا ہے اور گناہ سے ہٹاتا ہے۔ جس طرح پر ہم ادویات کے اثر کو تجربہ کے ذریعہ سے پالیتے ہیں اسی طرح پر ایک مضطرب الحال انسان جب خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہایت تذلل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے اور ربی ربی کہہ کر اس کو پکارتا ہے اور دعائیں مانگتا ہے تو رویائے صالحہ کے ذریعے سے ایک بشارت اور تسلی پالیتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجھہ فرماتے ہیں کہ جب صبر اور صدق سے دعا انتہاء کو پہنچے تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔ دعا، صدقہ اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایسی ثابت شدہ صداقت ہے جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے اور کروڑ ہا صلحاء، اتقیاء اور اولیاء اللہ کے ذاتی تجربے اس امر پر گواہ ہیں"۔(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۱۰۰۔۱۰۱)

"واضح رہے کہ تقدیر کے معنے صرف اندازہ کرنا ہیں جیسے کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے وَ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا یعنی ہر ایک چیز کو پیدا کیا پھر اس کے لئے ایک مقررہ اندازہ ٹھہرا دیا"۔ اب دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیسی عارفانہ نگاہ قرآن کریم کے ایک ایک لفظ پر ہے۔ اگر کسی انسان میں ادنیٰ بھی حیا ہو تو اس شخص کو جھوٹا نہیں کہہ سکتا۔ اب اس بات پر غور کر کے دیکھیں کسی مولوی نے کبھی یہ کسی کے سامنے پیش نہیں کیا۔ "یعنی ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کے لئے ایک مقررہ اندازہ ٹھہرا دیا۔ اس سے کہاں ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنے اختیارات سے روکا گیا ہے بلکہ اختیارات بھی اسی اندازے میں آگئے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت اور انسانی خُو کا اندازہ کیا تو اس کا نام تقدیر رکھا اور اسی لئے مقرر کیا کہ فلاں حد تک انسان اپنے اختیارات برت سکتا ہے۔ یہ بہت بڑی غلطی فہمی ہے کہ تقدیر کے لفظ کو ایسے طور پر سمجھا جائے کہ گویا انسان اپنے خداداد قویٰ سے محروم رہنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ اس جگہ تو ایک گھڑی کی مثال ٹھیک آتی ہے کہ گھڑی کا بنانے والا جس حد تک اس کا دور مقرر کرتا ہے اس حد سے زیادہ وہ چل نہیں سکتی۔ یہی نہیں انسان کی مثال ہے کہ جو قویٰ اس کو دئے گئے ہیں ان سے زیادہ وہ کچھ کر نہیں سکتا اور جو عمر دی گئی ہے اس سے زیادہ وہ جی نہیں سکتا"۔ یہاں وہ آخری مقدر عمر مراد ہے۔

ہر بنانے والا جانتا ہے کہ یہ کب تک چلے گی۔ خدا تعالیٰ کی باریک سے باریک ان وجوہات پر نظر ہوتی ہے جس کے نتیجے میں کبھی دل فیل ہو جاتے ہیں، کبھی گردے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں، کبھی اور خطرناک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور ان ساری باتوں کو تقدیر کے لفظ کے نیچے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں۔ یہ سارے تقدیر کا حصہ ہیں۔ "بے شک دواؤں میں خواص پوشیدہ ہیں اور اگر مرض کے مناسب حال کوئی دوا استعمال ہو تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بے شک مریض کو فائدہ ہوتا ہے۔ پھر ایسا ہی انہی تجارب کے ذریعہ سے ہر ایک عارف کو ماننا پڑتا ہے کہ دعا کا قبولیت کے ساتھ رشتہ ہے۔ ہم اس راز کو معقولی طور پر دوسروں کے دلوں میں بٹھا سکیں یا نہ بٹھا سکیں مگر کروڑ ہا راستبازوں کے تجارب نے اور خود ہمارے تجربہ نے اس مخفی حقیقت کو ہمیں دکھلا دیا ہے کہ ہمارا دعا کرنا ایک قوت مقناطیسی رکھتا ہے اور فضل اور رحمت الٰہی کو اپنی طرف کھینچتا ہے"۔

پھر فرماتے ہیں "دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیان اوقات میں بسا اوقات ابتلا پر ابتلا آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلا بھی آجاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں مگر مستقل مزاج سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے"۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی مثال میں ایک ولی کا ذکر کیا جو شاید تیس برس سے یا کسی مدت سے کوئی دعا مانگ رہا تھا کہ اے خدا مجھے یہ دے دے اور ہر دفعہ، ہر روز تہجد میں اس کو الہام ہوتا تھا کہ تیری دعا قبول نہیں ہوئی اور وہ چھوڑتا ہی نہیں تھا، دعا کرتا چلا جاتا تھا۔ ایک دن اس کے کسی مرید کو خیال آیا کہ میں بھی تو ساتھ کھڑا ہو کے دیکھوں کہ کیا دعائیں کرتا ہے میرا پیر۔ اس نے بھی وہ الفاظ سنے۔ اے خدا مجھے یہ دے، یہ دے، یہ دے اور ساتھ الہام بھی سنا جو اس پیر پر ہوا کہ تیری دعا قبول نہیں ہوئی۔ یہ سن کر وہ تقریباً مرتد ہو گیا۔ اس نے کہا کہ اگر دعائیں قبول نہیں ہو رہیں تو یہ کیا کھڑا تیس سال سے اپنی عمر ضائع کر رہا ہے۔ عین اس وقت اس کو الہام ہوا۔ اے میرے بندے تو نے تیس سال میں جو کچھ مجھ سے مانگا ہے میں سب کچھ تجھے دے دیتا ہوں، ایک کا بھی انکار نہیں۔

یہی مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "سعید الفطرت ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی چلی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہے۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کبھی بھی خیال نہ کرنا چاہئے کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے"۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے۔ اور عذاب الٰہی اور مصائب سے ان کو بچالیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو۔ میں نصحاً للہ کہتا ہوں، اپنے حالات پر غور کرو اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعا کے لئے کہو۔ استغفار عذاب الٰہی اور مصائب شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ (الانفال:۳۴) یعنی اللہ تعالیٰ کبھی بھی عذاب نہیں دیتا کسی قوم کو جو استغفار میں مصروف رہتے ہیں۔ مَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ اس

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان : 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

ESTD:1998
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو تو استغفار کثرت سے پڑھو"۔(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۱۳۴)

پھر فرماتے ہیں"دوسروں کے لئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے"۔اس کی تفصیل میں بیان کر چکا ہوں۔جو لوگ اپنے سے زیادہ غیروں کی فکر میں ہر وقت مبتلا رہتے ہیں اور ان کی بھلائی چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کی تقدیر ان کی عمر کو اپنی آخری انتہا تک پہنچا دیتی ہے اور بعض اوقات اس کے برعکس بھی آپ لوگ دیکھتے ہیں مگر اس کی اور وجوہات ہوتی ہیں۔ مگر یہ بنیادی حقیقت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے۔اور اس کی تائید میں یہ آیت قرآنی پیش فرماتے ہیں"اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ"دیکھو جو چیز انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے وہ زمین میں مستقل قائم ہو جاتی ہے۔"اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جاسکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے جبکہ خیر کا نفع کثرت سے ہے تو اس آیت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں۔اور یہ بالکل سچی بات ہے جو اس دنیا میں خیر کا موجب ہوتا ہے اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور جو شر کا موجب ہوتا ہے وہ جلدی اٹھالیا جاتا ہے"۔(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۳۵۲)

اب بسا اوقات اس کے برعکس بھی آپ کو دکھائی دے گا جو شر کا موجب ہو وہ بعض دفعہ جلدی نہیں اٹھایا جاتا،اس کی رسّی دراز کی جاتی ہے تو یہ ایک باریک مضمون ہے جس کی تفصیل مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے غالباً میں پہلے کسی خطبہ میں بیان کر چکا ہوں اس لئے میں اس کو دہرانا نہیں چاہتا کیونکہ یہ ایک لمبا کام ہوگا اس وقت آپ کو سمجھایا جائے کہ بظاہر آپ لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ شر کا موجب بنتے ہیں اور وہ لمبی عمر پاتے ہیں اس کا بالکل اور مضمون ہے۔اُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ یہ آیت اس پر نگران ہوتی ہے کہ میں ان کو مہلت دیتا ہوں اور میری پکڑ بہت سخت ہے۔ تو ہر انسان کی نیکی کی انتہاء کی بھی ایک حد ہوتی ہے اور بدی کی انتہاء کی بھی ایک حد ہوتی ہے اور جس انسان کی بدی کی حد کی انتہاء تک خدا اس کو پہنچنے دے اس سے زیادہ اس کو سزا نہیں دی جاسکتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا،غالباً آپ ہی کا،یہ کشف تھا آپ غور کر رہے تھے اُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْن، کہ ان شریر لوگوں کو خدا تعالیٰ مہلت دیتا کیوں ہے۔ تو کشفاً آپ نے ایک رقاصہ دیکھی جس کے ہاتھ میں شراب کا گلاس پکڑا ہوا تھا۔اب وہ ناچتی جاتی تھی اور اس کو ہلاتی جاتی تھی اور یہ آیت پڑھ رہی تھی اُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْن یہاں تک کہ وہ گلاس آخر بھر گیا اور پیالہ چھلک گیا۔اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو اس کی حکمت سمجھ آئی کہ بدوں کو جب لمبی مہلت ملتی ہے تو ان کے لئے اس سے بڑی سزا ممکن نہیں۔ان کی سرشت میں جتنی بدیاں کرنے کی طاقت موجود ہے اس کے آخر تک خدا تعالیٰ ان کو پہنچا دیتا ہے۔اس لئے آج کل جو پاکستان میں ہو رہا ہے اس سے احمدی بدظن نہ ہوں کیونکہ اس میں حکمت اور ہے۔ تو اللہ رحم فرمائے ان پر کہ ان کے لئے اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْن کا حکم آیا ہے۔

"ہمارے تجربے میں یہ بات آچکی ہے کہ بہت سی بیماریوں کو اطباء اور ڈاکٹروں نے لاعلاج بیان کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس سے شفا پانے کے واسطے بیمار کے لئے کوئی نہ کوئی راہ نکال دی۔ بعض بیمار بالکل مایوس ہو جاتے ہیں، یہ غلطی ہے۔خدا تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے اس کے ہاتھ میں سب شفا ہے۔ سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراس والے ایک ضعیف آدمی ہیں ان کو مرض ذیابیطس بھی ہے اور ساتھ ہی کاربنکل نہایت خوفناک شکل میں نمودار ہوا اور پھر عمر بھی بڑھاپے کی ہے۔ڈاکٹروں نے نہایت گہرا چیرہ دیا اور ان کی حالت نہایت خطرناک ہو گئی یہاں تک کہ ان کی نسبت خطرہ کے اظہار کے خطوط آنے لگے۔تب میں نے ان کے واسطے بہت دعا کی تو ایک روز اچانک ظہر کے وقت الہام ہوا 'آثار زندگی' اس الہام کے بعد تھوڑی دیر میں مدراس سے تار آیا کہ اب سیٹھ صاحب موصوف کی حالت روبصحت ہے۔ بیمار کو چاہئے کہ توبہ استغفار میں مصروف ہو۔ انسان صحت کی حالت میں کئی قسم کی غلطیاں کرتا ہے۔ کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں کچھ حقوق العباد کے متعلق"۔(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ ۵۹،۶۰)

اب چونکہ وقت ہو چکا ہے اور نماز کا وقت بھی تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے میں یہاں اس اقتباس کو ختم کر رہا ہوں اور باقی بعد میں پڑھوں گا۔ صرف ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعاؤں کے متعلق ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بغیر یہ خطبہ مکمل نہیں ہو سکتا۔

فرماتے ہیں"جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائبات کرامات دکھلاتے رہے ہیں اس کا اصل اور منبع بھی دعا ہی ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشہ دکھا رہے ہیں"۔اب سنیں"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے"۔ آج تک کسی فلاسفر کو، کسی سیاستدان کو سمجھ نہیں آتی یعنی غیر مسلموں کو کہ واقعہ کیا ہو گیا ہے کتنی حیرت انگیز بات ہے، کئی بہانے بناتے ہیں، کہیں یہ تلوار بیان کرتے ہیں، کہیں اور کچھ مگر درحقیقت اس راز کو اگر صحیح طور پر بیان فرمایا ہے تو سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی نہیں بیان کر سکا اور یہ حقیقت ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی راتوں کی بیقرار دعائیں نہ ہوتیں تو کبھی دنیائے عرب میں یہ معجزہ رونما نہیں ہو سکتا تھا۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا، کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ اس امّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ ھَمِّهٖ وَ غَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَیْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَی الْاَبَدِ۔ میں اپنے ذاتی تجربے سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے"۔

❀❀❀ ❀❀ ❀❀❀

حضرت سیدہ اُمِ متین مریم صدیقہ صاحبہ نور اللہ مرقدھا کی نماز جنازہ اور تدفین

قبل ازیں بدر کی اشاعت ۴؍نومبر میں حضرت سیدہ اُمِ متین مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع قارئین تک پہنچائی جاچکی ہے۔

بعد میں ملنے والی اطلاع کے مطابق آپ کی نماز جنازہ وفات کے اگلے روز ۴؍نومبر ۹۹ کو بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ خاص میں تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ میں اھالیان ربوہ کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں پاکستان کے مختلف شہروں اور بعض ممالک کے نمائندگان نے شمولیت کی۔

۵؍نومبر کو مسجد فضل لنڈن میں بعد نماز جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدہ ممدوحہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے حضرت سیدہ مرحومہ کے مختصر ذائف بھی بیان فرمائے۔

۵؍نومبر کو بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ادیان نے حضرت سیدہ مرحومہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔اللہ تعالیٰ آپکی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں لہ دے آمین۔

پتے کی پتھری

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
پتے کی پتھری بغیر اپریشن کے دس دن کے اندر دیسی دوائی سے نکل جاتی ہے
علاج قادیان آکر کروانا ہوگا
Phone No : 01872-71152
حکیم عبدالحمید ملکانہ محلہ احمدیہ قادیان

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

بقیہ صفحہ: 2

اب یہ پیشگوئیاں تھیں جن کی روشنی میں اب ہندوستان کی جماعت کے ترقی کا حال میں بیان کرتا ہوں تو پتہ چلے گا کہ لفظاً لفظاً یہ پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔ کچھ یہاں عالمی جلسہ کی صورت میں کچھ قادیان کے جلسہ کی صورت میں نومبائعین کی کثرت سے آمد کی صورت میں غرضیکہ جماعت ہندوستان چھلانگیں مار کے تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ امسال تبلیغی سال کے پہلے تین ماہ اگست تا اکتوبر ۱۹۹۹ء میں ہندوستان کی بیعتوں کی تعداد ۶۶۶۵۳۱ ہو چکی ہے۔ جبکہ گذشتہ سال پہلے تین ماہ میں ۲۵۳۲۸۳ تھی اور اب تک ماشاء اللہ ہندوستان میں ۳۴۸۴۸۰۰ نئے احمدی ہو چکے ہیں اب خدا کرے جلد یہ کروڑوں والی پیشگوئی ہندوستان میں بھی پوری ہو۔ جیسا کہ میں اکثر بیان کیا کرتا ہوں۔ جو ذرائع اللہ تعالیٰ نے جماعت کی ترقی کے اختیار فرمائے ہیں ان میں رؤیاء صادقہ بھی ہیں ایسی سچی رؤیا دکھائی جاتی ہیں جن کو دیکھ کر دیکھنے والا سلسلے میں داخل ہوئے بغیر رہ نہیں سکتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم سید کلیم الدین صاحب مبلغ دہلی کے ایک خط کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"ایک دوست مکرم آس محمد صاحب نے اسی سال احمدیت قبول کی ہے ماہ اکتوبر کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک رؤیا دکھائی چنانچہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا ایک بہت بڑا میدان ہے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا حشر کا میدان ہے۔ یہاں ہر فرقہ کے لوگ الگ تھلگ گروپ کی صورت میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہاں جماعت احمدیہ کا بھی ایک گروپ ہے ہر گروہ سخت فکر اور پریشانی کے عالم میں ہے لیکن احمدی لوگ بڑے آرام اور اطمینان سے بیٹھے ہیں۔ اس اثناء میں اچانک سامنے کی طرف سے میں یعنی مرزا طاہر احمد ہاتھ میں چھڑی تھامے آتا ہوں اور بلند آواز سے "السلام علیکم" کہتا ہوں اور ہاتھ کے اشارے سے احمدی احباب کو تسلی دیکر اس طرف کو جاتا ہوں جہاں سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرماں ہیں یہ نظارہ دیکھتے ہی باقی دوسرے گروپز کے لوگوں میں یہ شور ہونے لگا کہ ہماری طرف سے بھی کوئی ایسا آدمی اٹھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشوائی کیلئے آگے جائے لیکن ان میں سے کوئی بھی نہیں اُٹھتا۔

یہ دوست اپنا خواب سنا کر کہنے لگے مجھے اب کامل یقین ہو چکا ہے کہ احمدیت سچی ہے۔ اور میرے لئے احمدی نہ ہونے کی کوئی بھی وجہ باقی نہیں رہی۔

نومبائعین کے ثبات قدم اور توکل علی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

ہوپاڈو مقام پر گذشتہ سال جماعت قائم ہوئی تھی۔ نومبائعین نے مقامی مسجد کی تعمیر شروع کی اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے خرچ سے مسجد کا ڈھانچہ تیار کرلیا۔ حضور نے فرمایا نومبائعین نے مسجد پر یہ سارا خرچ اپنی طرف سے کیا۔ اور ڈیڑھ لاکھ روپے کے خرچ سے مسجد کا ڈھانچہ تیار کرلیا۔ اس موقعہ پر مخالفوں نے مسجد کی تعمیر کی تکمیل کیلئے ایک لاکھ روپے کی پیشکش کر کے نومبائعین کو ورغلانے کی کوشش کی۔ کہ ہمارا بھی حصہ ڈال لیں ہم سب کی مسجد ہو جائے گی ان کی پیشکش کو ٹھکراتے ہوئے انہوں نے کہا ہمیں آپ کی طرف سے کسی امداد کی ضرورت نہیں۔ ہم خود اپنے چندوں سے اس کو مکمل کر رہے ہیں ہمارے مسجد کی فکر آپ کو کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ اس کی فکر کر رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان میں ہونے والے عبرت کے بعض واقعات سناتے ہوئے فرمایا، صوبائی امیر صاحب یو-پی لکھتے ہیں۔ آگرہ یوپی کے ایک مولوی مسمی عاشق علی صاحب اور ان کے چار ساتھی پہاڑپور کی نئی جماعت میں جاکر شرارتیں اور کی سازش کرتے رہتے تھے اب یہ بہت غور سے سننے والا مضمون ہے دل اس عبرت سے لرز اُٹھتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ کا ہاتھ ان شریروں پر پڑتا ہے ہمارے ایک داعی الی اللہ مکرم بہلو خان نے ان سے کہا تم لوگ ان حرکتوں سے باز آجاؤ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لے آؤ ورنہ جہالت کی موت مرو گے لیکن وہ باز نہ آئے اور ہمارے معلم کو مباحثہ کی دعوت دیدی ہمارے معلم اور داعی الی اللہ بہلو خان نے ان سے کہا کہ تم لوگ مباحثے کی دعوت دے رہے ہو مگر ہمیں یقین ہے کہ تم لوگ مباحثہ کیلئے نہیں آؤ گے اس مولوی عاشق علی نے کہا اگر ہم کل مباحثہ کیلئے نہ آئیں تو ہمارے جنازے اُٹھیں اب دیکھئے خدا کی تقدیر اسی روز وہ پانچوں ایک تالاب میں نہانے کیلئے گئے تالاب کے اوپر سے ایک ہائی پاور بجلی کی تار گذرتی تھی جو اچانک ٹوٹ کر تالاب میں گری اور پانی میں کرنٹ آجانے کی وجہ سے پانچوں وہیں ہلاک ہو گئے۔

صوبائی امیر صاحب یو-پی لکھتے ہیں:

ضلع لکھنؤ کے ایک مقام مؤ میں ایک دوست ماسٹر رزاق صاحب جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر چکے ہیں ان کے پڑوس میں ایک تانگے والا رہتا تھا جو جماعت کا مخالف تھا اس نے ماسٹر صاحب سے کہا کیا آپ بھی قادیانی ہو گئے ہیں؟ ماسٹر رزاق صاحب نے جواب دیا ہاں اس میں کیا برائی ہے تانگے والے نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے خلاف دل آزار باتیں کرنی شروع کردیں۔ ماسٹر صاحب نے اس کو خبردار کیا کہ خدا کے عذاب سے ڈرو وہ باز نہ آیا اور بڑبڑاتے ہوئے گھر سے تانگا لیکر نکلا ابھی سڑک پر چڑھا ہی تھا کہ اچانک ایک بس سے ٹکر ہو گئی اور وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گیا لیکن تانگے میں جُتا ہوا گھوڑا ایسا بچا کہ اس کو خراش تک نہ آئی پس اللہ کی گرفت بھی اسی کے اوپر پڑتی ہے جس پر عذاب ڈالنا مقدر ہو چکا ہو۔

صوبائی امیر صاحب بنگال اور آسام لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک معلم ابوالقاسم صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ضلع جلپائی گوڑی کے ایک گاؤں کوراپوری میں تبلیغ کیلئے گیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو بھائیوں نے احمدیت قبول کی اس واقعہ کی اطلاع اس گاؤں کے ایک رئیس آدمی بہاؤالدین کو ملی جو اپنے گھر میں بندوقیں وغیرہ اسلحہ بھی رکھتا ہے۔ اس نے اعلان کیا کہ جو بھی قادیانی میرے گاؤں میں داخل ہو وہ یاد رکھے کہ اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ اسی دن شام ۵:۳۰ بجے اس کا اپنے بیٹے سے جھگڑا ہو گیا اور بیٹے نے اپنے باپ کو قتل کر دیا اور تیز ہتھیار سے اس کے تین ٹکڑے کر دیئے اور اس کے سر کو کوڑے کے ڈھیر میں ڈال دیا اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس میں پھر آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

"نادان مخالف خیال کرتا ہے کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے بات بگڑ جائے گی اور سلسلہ درہم برہم ہو جائے گا مگر یہ نادان نہیں جانتا کہ جو آسمان پر قرار پا چکا ہے زمین کی طاقت میں نہیں کہ اس کو محو کر سکے۔

میرے خدا کے آگے زمین و آسمان کانپتے ہیں خدا وہی ہے جو میرے پر اپنی پاک وحی نازل کرتا ہے اور غیب کے اسرار سے مجھے اطلاع دیتا ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں اور ضروری ہے کہ وہ اس سلسلے کو چلاوے اور بڑھاوے اور ترقی دے جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلاوے ہر ایک مخالف کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو اس سلسلے کے نابود کرنے کیلئے کوشش کریئے اور ناخنوں تک زور لگائے اور پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوا یا خدا، پہلے سے ابو جہل اور ابولھب اور ان کے رفیقوں نے حق کے نابود کرنے کیلئے کیا کیا زور لگائے تھے مگر اب وہ کہاں ہیں وہ فرعون جو موسیٰ کو ہلاک کرنا چاہتا تھا اب اس کا کچھ پتہ ہے؟ پس یقیناً سمجھو کہ صادق ضائع نہیں ہو سکتا وہ فرشتوں کی فوج کے اندر پھرتا ہے بدقسمت وہ جو اس کو شناخت نہ کرے"

ان اقتباسات کو پیش فرمانے کے بعد حضور پُر نور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند نصائح پیش فرمائیں۔ جو آپ نے نومبائعین کو کی ہیں۔ فرمایا:

چونکہ یہ جلسہ زیادہ تر نومبائعین کا جلسہ ہے اسلئے اس موقع پر یہ نصائح بہت تعلق رکھتی ہیں اور اُمید ہے کہ نومبائعین ان سے استفادہ کریں گے۔

"اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہو چکی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں پس غریبوں کا فرض ہے وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں اور ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے۔ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں"۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس سلسلے میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو یہ مت سمجھو کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤ گے یا تمہارے بہت سے دشمن پیدا ہو جائیں گے نہیں خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا اس پر کبھی برے دن نہیں آسکتے۔ خدا جسکا دوست اور مددگار ہو اگر تمام دنیا اسکی دشمن ہو جائے تو کچھ پرواہ نہیں۔ مومن اگر مشکلات میں بھی پڑے تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا بلکہ وہ دن اس کیلئے بہشت کے دن ہوتے ہیں خدا کے فرشتے ماں کی طرح اسے گود میں لے لیتے ہیں"۔

فرمایا ابھی حال ہی میں اڑیسہ میں بہت بڑا سیلاب آیا جس سے بے شمار لوگ متاثر ہوئے ہیں اور ہزارہا اموات ہوئی ہیں چونکہ اُڑیسہ میں جماعت احمدیہ بھی کافی تعداد میں موجود ہے۔ اسلئے مجھے خصوصاً احمدیوں کے متعلق پریشانی تھی اور جب ہندوستان سے معلوم کیا گیا تو پتہ لگا کہ اُڑیسہ میں جہاں اتنا بڑا طوفان آیا ہے اتنے لوگ مرے ہیں ایک بھی احمدی نہیں مرا سب کی اللہ نے حفاظت فرمائی ہے اور امدادی کارروائی کرنے والوں میں خدا کے فضل سے وہ پیش پیش ہیں۔ تو وہ رقم جو میں نے پہلے ان کیلئے وقف کی ہوئی تھی وہ رقم غیر احمدی مصیبت زدوں پر خرچ کی جائے گی۔ اور اگر اور ضرورت ہو تو اور مہیا کی جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس وقت بھی دنیا کی حالت ایسی ہو رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لائی ہے تم بہت اچھے وقت آگئے ہو اب بہتر اور مناسب یہی ہے تم اپنے آپ کو بدلالو اور اپنے اعمال میں اگر کوئی انحراف دیکھو اسے دور کرو تم ایسے ہو جاؤ کہ نہ مخلوق کا حق تم پر باقی رہے نہ خدا کا یاد رکھو جو مخلوق کا حق دباتا ہے۔ اس کی دُعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ ظالم ہے"۔

یہ بہت ہی گہری نصیحت ہے مخلوق کا حق نہ دباؤ کیونکہ اس کی دُعا قبول نہیں ہوتی اسلئے یہاں وہاں یا دنیا میں کہیں اور بھی احمدی جو اس بات کو سن رہے ہوں تو وہ حق دبانے کے جرم سے باز آجائیں کیونکہ دُعا ہی مقبول نہیں ہو گی۔ نہ وہ دنیا کے رہیں گے اور نہ دین کے رہیں گے نہ آخرت کے۔ پس اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور احمدیوں کو لوگوں کے حق دبانے کی بجائے ان کو حق دلوانے والا بنوائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہئے کہ تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت ہے۔ "انهم قوم لا يشقى جليسهم" یعنی ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس بدبخت نہیں ہوتا ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا"

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

"آج تم لوگوں نے توبہ کی ہے یہ جو

کرنے والے ہیں۔ ضروری نہیں کہ آج ہی توبہ کی ہو مگر مراد ہے کہ قریب ہی میں ان لوگوں نے توبہ کی ہے اگر سچے دل سے کی ہے تو پہلے سارے گناہ معاف ہوگئے اب اس وقت سے پھر نیا حساب کتاب شروع ہوگا۔ فرشتوں کو حکم ہوا ہے کہ تمہارے گذشتہ اعمال نامے سب چاک کردیں اور تم نے اب ایک نیا جنم لیا ہے یاد رکھو کہ جیسے ایک آقا نے اپنے غلام کے بہت سے گناہ معاف کردیئے ہوں اور اسے تاکید ہو کہ اب کروگے تو سخت سزا ہوگی۔ پھر اگر وہ کوئی قصور کرے تو اسے سخت غصہ آتا ہے۔

ایسا ہی حال خدا تعالیٰ کا ہے خدا قہار ہے اور اس کے بعد کوئی باز نہ آیا تو اس کا غضب بھڑکے گا جیسے وہ ستار ہے ایسے ہی منتقم اور غیور بھی ہے قرآن کو بہت پڑھو نمازوں کو ادا کرو عورتوں کو سمجھاؤ بچوں کو نصیحت کرو کوئی عمل اور بدعت یسی نہ ہو جس سے خدا تعالیٰ ناراض ہو اگر ایسا روگے تو خدا تعالیٰ تم میں اور دوسرے لوگوں میں رق کرکے دکھلائے گا۔ اس نصیحت پر عمل روگے تو خدا تعالیٰ تم میں اور غیروں میں بہت ایاں فرق کرکے دکھلائے گا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

تم لوگوں نے اس وقت جو بیعت کی ہے اس کا ن سے کہہ دینا اور اقرار کرلینا تو بہت ہی آسان ، مگر اس اقرار بیعت کا نبھانا اور اس پر عمل کرنا ت ہی مشکل ہے کیونکہ نفس اور شیطان انسان ین سے لاپرواہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور نیا اور اس کے فوائد کو آسان اور قریب اتے ہیں۔ لیکن قیامت کے معاملے کو دور تے ہیں۔ جس سے انسان سخت دل ہو جاتا ۔اور پچھلا حال پہلے سے بدترین ہو جاتا ہے۔ یہ بہت ہی ضروری امر ہے۔

گر خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے تو جہاں تک ں ہو سکے ساری ہمت اور توجہ سے اس اقرار نا چاہئے اور گناہوں سے بچنے کیلئے کوشش ر ہو۔

ضور علیہ السلام مزید فرماتے ہیں۔

آپ نے جو آج مجھ سے بیعت کی ہے یہ ی کی طرح ہے۔ جیسے بیج بویا جاتا ہے چاہئے اکثر مجھ سے ملاقات کریں اور اس تعلق کو کریں۔ جو آج قائم ہوا ہے اس وقت مسیح موعود علیہ السلام سے تو نومبائعین ت ممکن نہیں مگر اس وقت جو بھی نظام ہے نظام خلافت جاری ہے اس کے ساتھ ں مضبوط باندھیں گے تو حضرت مسیح لیہ السلام کا یہ مقصد پورا ہو جائے گا۔

ر ہمیشہ لوگوں کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ نے سچے دل سے بیعت کی ہے وہ کثرت ن آئیں اور امید ہے کہ ان کا کثرت سے ناان کیلئے بہت سے اعجازی نشانات ساتھ ئے گا۔ پھر فرماتے ہیں کہ ”چاہئے آپ سے ملاقات کریں اس تعلق کو مضبوط آج قائم ہوا ہے جس شاخ کا تعلق درخت سے نہیں رہتا وہ آخر خشک ہو کر گر جاتی ہے جو شخص زندہ ایمان رکھتا ہے وہ دنیا کی پرواہ نہیں کرتا۔ دنیا ہر طرح مل جاتی ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا ہی مبارک ہے۔ لیکن جو دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے وہ ایک مردار کی طرح ہے جو کبھی سچی نصرت کا منہ نہیں دیکھتا یہ بیعت اُس وقت کام آسکتی ہے جب دین کو مقدم کرلیا جاوے اور اس میں ترقی کرنے کی کوشش ہو“۔

بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خدا ترسی اور تقویٰ پر مبنی ہیں دنیا کی اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہر نصیحت ایک نیا انداز اور ایک نیا پہلو رکھتی ہے۔ بعض لوگوں کو خیال گزرے گا کہ شاید یہ تکرار ہے۔

میں نے جہاں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تحریرات کو غور کرکے دیکھا ہے۔ کہیں کوئی تکرار نہیں ہر جو بات تکرار دکھائی دیتی ہے اُس میں ضرور ایک نیا پہلو بھی بیان ہوا ہے۔ اس میں بھی دیکھئے بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خدا ترسی اور تقویٰ پر مبنی ہیں دنیا کی اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ نمازوں کی پابندی کرو اور توبہ استغفار میں مصروف رہو۔ نوع انسانی کے حقوق کی حفاظت کرو اور کسی کو دکھ نہ دو راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کردے گا۔ **عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو کہ وہ نماز کی پابندی کریں یہ بہت ہی ضروری ہے اور نومبائعین اگر چاہتے ہیں کہ ان کی اگلی نسلیں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں تو بہت ضروری ہے کہ بیویوں کو نماز کا پابند کریں اور بیویاں تو ہمیشہ گھر میں رہتی ہیں۔ بچے ان سے بہت اثر قبول کرتے ہیں۔** خاوند تو سارا دن بیچارا محنت کرتا باہر جاتا اور جب واپس آتا ہے تو اس کے سامنے دو ٹھونگے مار بھی لیں تو وہ کوئی نماز نہیں۔ اس لئے نومبائعین کو میں تاکید کرتا ہوں کہ اپنی بیویوں کو نماز کا پابند کریں اس طریقے پر کہ نماز سے ان کو محبت ہو جائے خود ترجمہ سیکھیں اور ان کو بھی نماز کا ترجمہ سکھائیں اور وہ معرفت کی باتیں بتادیں جو نماز میں پوشیدہ ہیں اگر یہ کام کریں گے تو براہِ راست آپ کی بیویوں کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہو جائے گا اور وہ نماز اس طرح پڑھیں گی کہ ان کے بچے بھی ان سے بہت متاثر ہونگے۔ اور آپ کی اگلی نسلیں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں گی۔ عورتوں کو بھی اپنے گھر میں نصیحت کرو کہ وہ بھی نماز کی پابندی کریں اور ان کو گلہ شکوہ، غیبت سے روکو اب یہ بظاہر بے تعلق بات ہے مگر ہے بہت تعلق والی بات۔ عورتوں کو گلے، شکوے کرنے اور غیبت کرنے کی بہت عادت ہے۔ اور جس کو یہ عادت ہو وہ نماز کی پابندی رکھ ہی نہیں سکتا۔ بعض دفعہ گپیں مارنے میں کئی نمازوں کا وقت گذر جاتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصیحت کو غور سے سنو عورتوں کو گلہ شکوہ غیبت کرنے سے روکو اس سے کوئی راستی باقی نہیں رہتی۔ جس طرح دیمک چاٹ جاتی ہے دیمک تو لوہے کو بھی چاٹ جاتی ہے اگر حقیقت میں آپ دیمک کے خلاف اپنا دفاع کرنا چاہتے ہیں تو اپنی عورتوں کو گلہ شکوہ اور جھوٹی شکایتوں اور لوگوں کے خلاف غائبانہ باتیں کرنے سے روکیں۔ اگر نہ رُکیں تو ان کی ساری نیکی چاٹی جائے گی کچھ بھی باقی نہیں رہے گا پاک بازی اور راست بازی ان کو سکھاؤ ہماری طرف سے صرف سمجھانا شرط ہے اس پر عمل در آمد کرنا تمہارا کام ہے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو سمجھادیا پیغام پہنچادیا اب یہ نومبائعین کا کام ہے کہ غور سے سُنیں اور سمجھیں حضور نے فرمایا اس وقت مختلف زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی ہو رہا ہے اور اگر کسی کو رواں ترجمہ سمجھ نہ بھی آئے تو بعد میں معلمین انہیں خوب اچھی طرح سمجھائیں کیونکہ اسی میں احمدیت کی ترقی اور بقا کا راز ہے۔ اگر عورتوں کی اصلاح ہو جائے اور وہ نماز کی پابند ہو جائیں اور وہ بری عادتوں سے باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری ساری نسلیں آئندہ کیلئے بچ جائیں گی۔ اور آپ کی پاکیزگی اگلی صدی کے سر تک بھی جا پہنچے گی اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

”یہ چند روزہ دنیا تو ہر حال میں گذر جائے گی خواہ تنگی میں گزرے خواہ فراخی میں مگر آخرت کا معاملہ بڑا سخت معاملہ ہے وہ تو ہمیشہ کا مقام ہے اور اس کو انقطاع نہیں۔ مسلسل جاری رہنے والا مقام ہے پس اگر اُس مقام میں وہ اسی حالت میں گیا کہ خدا تعالیٰ سے اس نے صفائی کرلی تھی اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کے دل پر مستولی تھا اور وہ معصیت سے توبہ کرکے ہر ایک گناہ سے جس کو اللہ تعالیٰ نے گناہ کرکے پکارا ہے بچتا رہا تو خدا تعالیٰ کا فضل اس کی دستگیری فرمائے گا اور وہ اس مقام پر ہو گا کہ خدا اس سے راضی ہو گا اور وہ اپنے رب سے راضی ہو گا اور اگر ایسا نہیں کیا بلکہ لاپرواہی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کی تو پھر اس کا انجام خطرناک ہے اسلئے بیعت کرتے وقت یہ فیصلہ کرلینا چاہئے کہ بیعت کی غرض کیا ہے اور اس سے کیا فائدہ حاصل ہو گا اگر محض دنیا کی خاطر ہے تو بے فائدہ ہے لیکن اگر دین کیلئے ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہے تو ایسی بیعت مبارک اور اپنے اصل غرض اور مقصد کو ساتھ رکھنے والی ہے۔ جس سے ان فوائد اور منافع کی پوری امید کی جاتی ہے جو سچی بیعت سے حاصل ہوتے ہیں۔ حضور مزید فرماتے ہیں۔

”غرض اس بیعت سے جو میرے ہاتھ پر کی جاتی ہے دو فائدے ہیں ایک تو یہ ہے کہ گناہ بخشے جاتے ہیں اور انسان خدا تعالیٰ کی عبادت کے موافق مغفرت کا مستحق ہوتا ہے۔ دوسرے مامور کے سامنے توبہ کرنے سے طاقت ملتی ہے اور انسانی شیطانی حملوں سے بچ جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اس سلسلہ میں داخل ہونے سے دنیا مقصود نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو کیونکہ دنیا تو گزرنے کی جگہ ہے وہ تو کسی نہ کسی رنگ میں گزر ہی جائے گی“۔

مامور کے سامنے توبہ کرنے سے طاقت ملتی ہے۔ یہ ایک گہرا عارفانہ کلام ہے اس پہلو سے کہ لوگ بظاہر مولویوں اور فقیروں کے پاس بھی جا کے توبہ کرتے ہیں لیکن ان سے گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں ملتی۔ توبہ کرکے جاتے ہیں پھر پہلے حال میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ تو مامور کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں طاقت ملتی ہے ایسا شخص شیطان کے خلاف دفاع کیلئے تیار ہو جاتا ہے“۔

حضرت مسیح موعودؑ مزید فرماتے ہیں:

”بیعت کرنا صرف زبانی اقرار نہیں بلکہ یہ تو اپنے آپ کو فروخت کردینا ہے خواہ ذلت ہو نقصان ہو کچھ ہی کیوں نہ ہو کسی کی پرواہ نہ کی جائے مگر دیکھو اب کس قدر ایسے لوگ ہیں جو اپنے اقرار کو پورا کرتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کو آزمانا چاہتے ہیں بس یہی سمجھ رکھا ہے کہ اب ہمیں مطلقاً کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہئے اور یہ پُرامن زندگی بسر ہو“۔

اب بیعت کرنے کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ آپ اپنے انجام کو پہنچے بلکہ انجام کا آغاز ہوتا ہے اور یہ خیال کرلینا کہ بیعت کرلی اب ہر جھنجٹ سے چھٹکارہ مل گیا بالکل جھوٹا اور غلط خیال ہے بیعت سے تمہاری زندگی کا آغاز ہوتا ہے نہ کہ زندگی اپنے انجام کو پہنچتی ہے“۔

انبیاء اور قطبوں پر مصائب آئے ہیں اور وہ ثابت قدم رہے مگر یہ ہیں کہ ہر ایک تکلیف سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں حضور نے فرمایا یہ سے مراد میں امید رکھتا ہوں کہ احمدی نومبائعین نہیں ہیں وہ تو تکلیفیں اُٹھا کر آرہے ہیں بیچارے اسلئے وہ غیر احمدی جو تکلیفیں پہنچاتے ہیں یہ ان کا وہم ہے کہ وہ ہر تکلیف سے محفوظ رہیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان سے بدلہ لیتا بھی ہے اور اسی دنیا میں بھی ان کو ان کی جزا دیتا ہے اور آخرت میں تو اس سے بھی بڑی جزا مقدر ہے۔

بیعت کیا ہوئی گویا خدا تعالیٰ کو رشوت دینی ہوئی ایسے لوگ بیعت کرتے ہیں تو اکثر غلبے کے وقت بیعت کرتے ہیں جب غلبہ عام ہو چکا ہو اس وقت بیعت کرتے ہیں اور اس وقت بیعت کرنے سے گویا خدا کو رشوت دے رہے ہیں کہ ہم بھی شامل ہوگئے اب ہمارا پیچھا چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ تو کسی کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ خود انسان اپنے پیچھے پڑا ہوا ہو تو جب تک وہ اپنا پیچھا نہ چھوڑے تو خدا کیسے اس کا پیچھا چھوڑ دے گا۔ اسلئے یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کو بیعت کے ذریعے رشوت نہ دیں جن علاقوں میں احمدیت کثرت کے ساتھ پھیل رہی ہے وہاں ایسا ماحول پیدا ہو سکتا ہے لوگ سمجھیں کہ اب احمدیت تو پھیل ہی گئی ہے آؤ اب ہم بھی بیعت کرلیں اور احمدیوں کی طرح ہم بھی امن میں آجائیں گے۔ یہ جھوٹا خیال ہے سچے دل کے بغیر وہ امن میں نہیں آسکتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ۔ یعنی

کیا یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ فقط کلمہ پڑھ لینے پر ہی چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کو ابتلاؤں میں نہیں ڈالا جائے گا پھر یہ لوگ بلاؤں سے کیسے بچ سکتے ہیں اور ہر ایک شخص کو جو ہمارے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے جان لینا چاہیئے کہ جب تک آخرت کے سرمایہ کی فکر نہ کی جائے کچھ نہ بنے گا اور یہ ٹھیکہ کرنا کہ ملک الموت میرے پاس نہ پھٹکے میرے کنبے کا نقصان نہ ہو میرے مال کا بال بیکا نہ ہو ٹھیک نہیں ہے۔ خود شرط وفا دکھلاوے اور ثابت قدمی اور صدق سے مستقل رہے۔ اللہ تعالیٰ مخفی راہوں سے اس کی رعایت کرے گا ہر ایک قدم پر ان کا مددگار بن جاوے گا۔ مخفی راہوں سے جو رعایت ہے اس سے مراد یہ ہے کہ عوام الناس کو نظر نہیں آرہا ہوتا کہ خدا تعالیٰ ان لوگوں کی کیسے رعایت کرتا ہے اور وہ ہزار قسم کی رعایتیں ہیں کئی قسم کی بیماریوں سے بچاتا ہے کئی قسم کی جٹیوں سے بچاتا ہے۔ کئی دفعہ نقصان ہو بھی جائے تو اس پر صبر جمیل کی توفیق بخشتا ہے غرضکہ خدا کی مدد کی راہیں بے شمار ہیں اور مخفی ہیں لوگوں کو دکھائی نہیں دیتیں مگر جس کی مدد ہو رہی ہو وہ جانتا ہے یہ خالص خدا کی طرف سے مدد ہے۔ کسی اتفاقی حادثہ کا نتیجہ نہیں۔

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد سبق آموز اقتباسات کے آخر میں یہ اقتباس پیش فرمایا کہ:

ان لوگوں کا بجز اس کے اور کچھ منشا نہیں کہ چاہتے ہیں کہ نور الٰہی کو اپنے مونہوں کی پھونکوں سے بجھا دیں فرمایا یعنی اے نو مبائعین جو قادیان میں آئے ہو تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ انہوں نے حق کی مخالفت اس طرح کی ہے جیسے اپنی پھونکوں سے نور کو بجھانا چاہتے تھے مگر بجھ نہیں سکتا نہ آپ بجھے ہیں نہ ان میں طاقت ہے کہ آپ کو بجھا سکیں بلکہ قادیان سے واپس جائیں گے تو دوسروں کو روشن کرنے کا موجب بنیں گے۔ بجھ نہیں سکتا کیونکہ خدا کے ہاتھ نے اس کو روشن کیا ہے نہ معلوم کہ میری تکذیب کیلئے اس طرح کیوں مصیبتیں اُٹھا رہے ہیں اگر آسمان کے نیچے میری طرح کوئی اور بھی تائید یافتہ ہے اور میرے اس دعویٰ مسیح موعود ہونے کا مکذب ہے تو کیوں وہ میرے مقابل پر میدان میں نہیں آتا عورتوں کی طرح باتیں بناتا ہے عورتوں کی طرح باتیں بنانا یہ طریق کس کو نہیں آتا ہمیشہ بے شرم منکر ایسا ہی کرتے ہیں (حضور نے فرمایا عورتیں ناراض نہ ہو جائیں کہ ہمارے خلاف بات ہو گئی ہے۔ یہ محاورہ ہے) لیکن جبکہ میں میدان میں کھڑا ہوں اور تیس ہزار کے قریب وکلاء اور علماء اور فقہاء اور فہیم انسانوں کی جماعت میرے ساتھ ہے اور بارش کی طرح آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں تو کیا صرف منہ کی پھونکوں سے یہ الٰہی سلسلہ برباد ہو سکتا ہے کبھی برباد نہیں ہو گا وہی برباد ہوں گے جو خدا کے انتظام کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے قادیان کے جلسہ کے کوائف مختصراً بیان کرتے ہوئے فرمایا:

قادیان سے فون کے ذریعہ اطلاع ملی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آواز بھی بالکل صاف ہے اور ٹیلی ویژن پر تصویر بھی بالکل صاف آرہی ہے جلسہ سالانہ قادیان کے کارکنوں سے دُعا سے پہلے میں ایک عمومی نصیحت قادیان والوں کو کرنا چاہتا ہوں اور پہلے مبائعین کو کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت ھندوستان کی ترقی اتنی تیز ہو رہی ہے کہ جو پہلے مبائع تھے جن کو ہم پیچھے ھندوستان میں چھوڑ کے آئے تھے ان کی تعداد ان کے سامنے کچھ بھی نہیں رہی یعنی میزبان بہت کم رہ گئے ہیں اور مہمان بہت بڑھ گئے ہیں۔ گویا سارا ھندوستان جلسہ سالانہ کا منظر پیش کر رہا ہے جلسہ سالانہ میں بھی ربوہ میں مثلاً یاد ہو گا جن لوگوں کو یاد ہے جنہوں نے دیکھا ہے جلسہ سالانہ پہ بہت تھوڑے میزبان ہوا کرتے تھے اور بڑی کثرت سے مہمان ہوا کرتے تھے اتنے زیادہ کہ عقل دنگ رہ جاتی تھی انگلستان کی ایک خاتون جلسہ سالانہ دیکھنے گئی جو ویسے سمجھدار تھی اور بڑی سادہ بھی تھی اور بہت اونچی آواز میں باتیں کیا کرتی تھی۔ مجھے اتفاق ہوا کہ میں ان کے ساتھ چل کر جلسے کا انتظام دکھاؤں جب ان کو جلسے کا انتظام دکھایا تو انہوں نے کہا یہ کتنے آدمی ہیں میں نے کہا ۶۰ ہزار اس وقت ۶۰ ہزار تھے تو وہ چلائی کہ ۶۰ ہزار آدمی اس چھوٹے سے گاؤں میں جہاں دس ہزار آبادی بھی اس وقت نہیں ہو گی۔ جوں جوں میں انتظام دکھاتا جاتا تھا وہ کہتی تھی اچھا پھر یہ جو کھانے کا خرچ ہے یہ ان سے لیتے ہونگے میں نے کہا بالکل نہیں ایک پیسہ بھی نہیں لیتے اور ان کے سلانے کا کیا انتظام ہوتا ہے میں نے کہا سلانے کا انتظام خدا کے فضل سے جو جو بستر لا سکتے ہیں لے آئیں اور جو نہیں لا سکتے ان کیلئے مہیا کیا جاتا ہے اور ایک بھی بغیر آرام کے سامان کے نہیں سوتا۔ ہر ایک کی حفاظت کا انتظام ہے ہر ایک کے کھانے کا انتظام ہے۔ تو وہ حیران ہوتی جاتی تھی۔ کہتی اچھا اگر ہمارے گاؤں میں ۶۰ مہمان بھی آجائیں تو قیامت برپا ہو جائے۔ اور آپ کے ۶۰ ہزار مہمان ہیں اور آپ کو کچھ تکلیف نہیں ہو رہی۔ یہ تو ایک حیرت انگیز بات ہے جو دنیا میں کہیں نہیں ہو سکتی۔ واقعی یہی حال اب ھندوستان کی جماعتوں کا ہے مہمان نواز تو تھوڑے سے رہ گئے ہیں اور سارا ھندوستان نئے مہمانوں سے بھر گیا ہے اسلئے نئے مہمانوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ اب وہ خود میزبان بنیں اور اپنے مہمان خود پیدا کریں جب واپس جائیں گے تو کثرت سے لوگوں کو احمدیت کی طرف بلائیں۔ اور ان کی میزبانی کریں اور ایسی میزبانی کریں کہ پرانے احمدی بھی آپ سے سبق سیکھیں بجائے اس کے کہ آپ ان کے پیچھے چلیں اب میں تقریر مختصر کر کے آخر پر چند باتیں شکریہ کے طور پر کر دیتا ہوں۔

فرمایا: پاکستان سے آنے والے مہمانوں میں سے ایک بھاری تعداد جلسہ کے کاموں میں انتظامیہ کا ہاتھ بٹایا کرتی تھی اب یہ تعداد جو عملاً آنے والے ہیں اس وقت میزبان بنے ہوئے ہیں ورنہ قادیان کی جماعت کی تعداد اتنی تھوڑی ہے کہ ان کیلئے ناممکن ہے کہ اتنے بڑے انتظام کر سکے۔ یہاں بھی یہی ہوا کرتا تھا اب بھی ہوتا ہے کہ جو مہمان آتے ہیں وہ شوق سے اپنے آپ کو میزبانی کیلئے بھی پیش کر دیتے ہیں اور اس کی وجہ سے جلسے کا کام بڑی سہولت سے چل پڑتا ہے یہ ایسا موقعہ ہے کہ میزبان اور مہمان کا فرق کوئی نہیں رہتا۔ پس قادیان میں بھی اس وقت جو مہمان تشریف لائے ہوئے ہیں وہ خواہ نئے احمدی ہوں یا پرانے احمدی ہوں اس وقت جلسے کے کاموں میں جٹے ہوئے ہیں میں اپنی طرف سے اور تمام دنیا کے ناظرین کی طرف سے جو احمدی ناظرین ہیں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ امسال جبکہ جلسہ کے حاضرین کی تعداد کئی گنا زیادہ ہے قادیان والوں نے جلسہ کا سارا انتظام خود سنبھالا ہے اور بڑی عمدگی سے سنبھالنے کی توفیق پائی ہے تو جیسا کہ میں نے عرض کر دیا ہے قادیان والوں کا شکریہ تو ہے ہی اصل میں ناممکن تھا کہ قادیان والے صرف اپنے پر ہی انحصار کرتے ہوئے آنے والے مہمانوں کی خدمت کر سکتے کیونکہ بے شمار کام تھے مگر الحمد للہ کہ یہ کام مہمانوں کے میزبان بننے کی وجہ سے بہت آسان ہو گیا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا کرے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے اور جب یہ واپس لوٹیں تو جگہ جگہ نئی جماعتیں قائم کریں اور پھر ان کی مہمانی کا حق ادا کریں اور وہ پھر آگے دوسروں کی میزبانی کریں میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اگر آپ کی دُعائیں اور کوششیں مقبول ہوئیں تو صرف ہندوستان ہی میں کروڑوں والی پیشگوئی پوری ہو جائے گی۔ خدا کرے کہ دیر کی بجائے جلد پوری ہو اور اگر اگلے سال ہی پوری ہو جائے تو کیا ہی تعجب کی بات ہے مگر کوئی بعید نہیں ہے اللہ کی حکمت سے اس سلسلہ میں جو نصیحتیں میں نے کی ہیں وہ پہنچائی جارہی ہیں جماعتوں کو۔

قادیان کے انتظام کرنے والے یہاں مبارک ظفر صاحب ہیں قادیان اور ہندوستان کے کام بھی ان کے سپرد کئے ہوئے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے ہم جو کوششیں اس وقت کر رہے ہیں آپ کو اندازہ نہیں کہ اس سے کتنی امیدیں وابستہ ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ اگلے سال اگر ایک کروڑ ہندوستان میں نہ بھی ہوں تو اس سے اگلے سال یا اس سے اگلے سال ہم سب کے دیکھتے دیکھتے خود قادیان میں ہی انشاء اللہ کروڑ تک احمدی پہنچ جائیں گے اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دُعا کرائی اور اس طرح قادیان دارالامان کا ۱۰۸واں جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا۔

ارشاد نبویؐ
خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
کن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینٹنک لین کلکتہ 700001
دکان-248-1652, 248-5222
رہائش-243-0794, 27-0471

بقیہ صـ۱

کے میدان میں کھڑی کرنی پڑیں۔ ۱۲ ایکڑ کے رقبہ میں گیارہ صد خیمہ جات نصب کئے گئے جہاں رجسٹریشن طبی امداد، خدمت خلق، بجلی، آب رسانی و صفائی کے عارضی دفتر بھی بنا دیئے گئے تھے تین دن تک یہ علاقہ ایک عجیب و غریب عارضی قصبہ کا منظر پیش کر رہا تھا جو رات کے وقت دیکھنے میں خوبصورت لگتا تھا۔

معائنہ رضاکاران

جلسہ سالانہ کے رضاکاران کے معائنہ کیلئے مورخہ ۹-۱۱-۹۹ کا دن مقرر تھا محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نمائندہ کے طور پر اس تقریب میں شرکت فرمائی جو تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی اور اس میں محترم موصوف نے رضاکاران کو نصائح فرمانے کے علاوہ ان سے ملاقات بھی کی اور مفید تجاویز دیں۔ معائنہ کارکنان سے باقاعدہ جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کا آغاز ہو گیا۔

جلسہ گاہ کی تعمیر اور تیاری بھی ۹ نومبر سے شروع کر دی گئی تھی اور جلسہ سے قبل دس ہزار سے زائد مہمانان کے بیٹھنے کا انتظام کر دیا گیا تھا جو بعد میں پھر وسیع کرنا پڑا۔ حسب سابق مسجد ناصر آباد کے صحن کو اسٹیج کے طور پر استعمال کیا گیا تھا اسٹیج کے دائیں جانب تامل، تلگو، ملیالم، بنگلہ، کنڑا اور انگریزی زبان کے ترجمانی کے کیبن تیار کئے گئے تھے اور دائیں جانب ہی اسٹیج کے بالکل نزدیک لوائے احمدیت کی پوسٹ بنائی گئی تھی جہاں تینوں روز لوائے احمدیت احمدی نونہالوں کی پہرہ داری میں نہایت شان سے لہراتا رہا۔ جلسہ گاہ کے چاروں طرف اور اسٹیج پر مختلف بینرز بھی لگائے گئے جس میں اسلامی تعلیمات اور پیشوایان مذاہب کے احترام پر مشتمل کلمات درج تھے۔ اس دفعہ چونکہ گرمی تھی جلسہ گاہ میں پانی پلانے کا معقول انتظام تھا۔ جلسہ گاہ کے نزدیک عارضی لیٹرین اور وضو خانے بھی تعمیر کئے گئے تھے۔ V.I.P. مہمانوں کیلئے کرسیوں اور پریس کی گیلری کا الگ انتظام تھا۔ دھوپ کی تمازت سے بچنے کیلئے امسال تمام جلسہ گاہ میں شامیانے بھی نصب کئے گئے تھے۔

پہلا روز پہلا اجلاس

جلسہ ۱۳ر نومبر کو ٹھیک دس بجے شروع ہوا محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ امیر جماعت احمدیہ قادیان نے لوائے احمدیت لہرایا اس موقعہ پر احباب درود شریف اور دُعائیں پڑھتے رہے لوائے احمدیت لہرانے کے بعد محترم موصوف کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے اور اس طرح ۱۰۸ ویں جلسہ سالانہ کا مبارک آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت اور اس کا ترجمہ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب سابق صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے کیا۔ محمد یامین۔

صاحب معلم وقف جدید بیرون نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

ترنم سے پڑھا۔ صدر اجلاس نے ٹھیک ساڑھے دس بجے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کی آپ نے فرمایا اس جلسہ میں شمولیت اور اس کی برکات کا حصول محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے اس کے بعد آپ نے جلسہ سالانہ کے متعلق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کیلئے حضور علیہ السلام کی دُعائیں پڑھ کر سنائیں اور افتتاحی دُعا کروائی۔

افتتاحی دُعا کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے بعنوان "ہمارا خدا - زندہ خدا" فرمائی۔ دوسری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (عبادت الٰہی اور ذکر الٰہی) کے عنوان پر فرمائی۔ ہر دو تقاریر کے درمیان مکرم کے نذیر احمد صاحب مالاباری نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

نہایت خوش الحانی سے پڑھا ہر دو تقاریر کے بعد مکرم تیجور احمد صاحب چغتائی آف کینیڈا اکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر و انچارج مبلغ فلسطین نے اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا۔

دوسرا اجلاس

پہلے دن کا دوسرا اجلاس چوہدری محمد نسیم صاحب صوبائی امیر یوپی کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم قاری حافظ شمس الحق صاحب معلم وقف جدید بیرون نے تلاوت کی جبکہ مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر دعوت و تبلیغ نے اس کا ترجمہ سنایا۔ مکرم تنویر احمد صاحب ناصر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا اس روح پرور نظم کے بعد محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج صوبہ کشمیر نے "سیرت سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام عشق رسول کے پیرایہ میں" کے عنوان پر تقریر فرمائی محترم مولانا صاحب کی تقریر کے بعد عزیز این شفیق احمد اور تنویر احمد اور ان کے ساتھیوں نے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ترانہ پیش کیا جس کا پہلا شعر یوں ہے

ہے بادہ مست بادہ آشام احمدیت
چلتا ہے دور مینا و جام احمدیت

نومبائعین کے تاثرات

اس ترانہ کے بعد مکرم ماسٹر اکرم صاحب ہیڈ ماسٹر سیکھوں ضلع بھٹنڈہ نے اپنے قبول احمدیت کے حالات سنائے آپ نے بتایا کہ پارٹیشن کے حالات کی وجہ سے میں محمد اکرم سے بابو رام بن گیا تھا غیر احمدی ملاّ مجھے کافر کہتے تھے لیکن احمدی مبلغ کی محبت سے میں پھر مسلمان ہو گیا ہوں نومبائعین میں دوسرے نمبر پر مکرم ڈاکٹر شیر محمد صاحب آف ہماچل پردیش اور قریشی ضمیر احمد صاحب آف آگرہ مکرم سلام خان صاحب ضلع فیروز آباد یوپی مکرم منّے خان صاحب ضلع فیروز آباد یوپی نے اپنے اپنے قبول احمدیت کے واقعات سنائے ان مختصر تقاریر کے بعد مکرم عطاء اللہ صاحب نصرت مبلغ سلسلہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام

؎ جناب مولوی تشریف لائیں گے تو کیا ہو گا

پڑھ کر سنایا۔

دوسرا روز پہلا اجلاس

۱۴ر نومبر کو جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی محترم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب صدر جماعت لاس اینجلس امریکہ کی زیر صدارت شروع ہوئی تلاوت اور ترجمہ مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب استاذ جامعہ احمدیہ نے پیش کیا مکرم مقصود علی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے نظم پیش کی جس کے بعد مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر دعوت و تبلیغ نے بعنوان "برکات خلافت" تقریر فرمائی تقریر میں آپ نے بالخصوص خلافت رابعہ کی برکات کا تذکرہ کیا۔

دوسری تقریر بزبان پنجابی مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ پنجاب و ہماچل نے کی آپ کی تقریر "بد رسومات کے خلافت جہاد" پر تھی۔ ہر دو تقاریر کے درمیان این شفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

نظم سنائی اس اجلاس کی تیسری تقریر بزبان انگریزی مکرم سید محمود احمد صاحب آف کلکتہ نے بعنوان "Islam Need of The Hour" کی۔ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مبلغ کینیڈا نے جماعت احمدیہ کینیڈا کی طرف سے ایم ٹی اے کی نشریات کے بارے میں ایمان افروز تفصیلات سنائیں۔

دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کا دوسرا اجلاس محترم چوہدری محمد اکبر صاحب ناظر امور عامہ کی زیر صدارت شروع ہوا مکرم حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن مجید اور اس کا ترجمہ سنایا۔ مکرم شیخ ناصر الدین صاحب متعلم مدرسۃ المعلمین نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

خوش الحانی سے سنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر ہفت روزہ بدر نے "نظام جماعت اور اطاعت و فرمانبرداری" کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر خاکسار سلطان احمد ظفر ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین نے "سماج میں عورت کا مقام" کے عنوان پر کی۔ ہر دو تقاریر کے درمیان مکرم مولوی سفیر احمد شمیم مدرس مدرسۃ المعلمین نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی نظم

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تو آتی تھی

نہایت خوش الحانی سے پیش کی ہر دو تقاریر کے بعد مکرم ماسٹر شیر علی صاحب بھٹی صدر جماعت اگالن ضلع حصار ہریانہ۔ مکرم لال محمد صاحب ایسٹ گوداوری آندھرا۔ مکرم رحیم الدین صاحب ایسٹ گوداوری آندھرا نے اپنے اپنے قبول احمدیت کے حالات سنائے۔ تلگو تقاریر کا ترجمہ مکرم حافظ سید رسول صاحب نیاز نے کیا نومبائعین میں چوتھی تقریر مکرم عبدالغنی صاحب دیودرگ کرناٹک نے کی۔

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

☎ 54310
STAR
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

تیسرا دن پہلا اجلاس

۱۵/ نومبر کو جلسہ سالانہ کے تیسرے روز کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب امیر و مشنری انچارج فلسطین شروع ہوا۔ مکرم سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ دہلی نے تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ پیش کیا مکرم مولوی رفیق احمد صاحب مدراسی مبلغ سلسلہ نے نظم

جمال و حسن قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

سنائی۔ پہلی تقریر مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سابق صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد نے "قرآن مجید اور دورِ حاضر" کے عنوان پر فرمائی دوسری تقریر مکرم مولانا محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے "سیرت صحابہ کرامؓ" کے عنوان پر فرمائی ہر دو تقاریر کے درمیان عزیز نثار احمد متعلم مدرسۃ المعلمین نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن میرے پروردگار

پڑھی۔ اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقفِ جدید بیرون نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خدمتِ قرآن" کے عنوان پر فرمائی۔ بعد ازاں مکرم محمد حنیف صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی اور مکرم داؤد احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی نے اپنے اپنے تاثرات پیش فرمائے۔

اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس زیر صدارت محترم ہدایت اللہ ہبش صاحب آف جرمنی شروع ہوا تلاوت قرآن مجید مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی استاد درجۃ الحفظ نے کی نظم مکرم ایس ناصر احمد نے

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذّت خدا کرے

ترنم سے سنائی۔

تقسیم تمغہ جات

ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے جاری فرمودہ مبارک تحریک کے مطابق ہونہار طلباء و طالبات کو جو یونیورسٹیوں میں ٹاپ حاصل کرتے ہیں تمغہ جات دیئے جاتے ہیں امسال یہ اعزاز میر شہاب الدین صاحب ابن مکرم میر عبدالوہاب صاحب آف آسنور نے حاصل کیا آپ نے کشمیر یونیورسٹی سے سول انجینئرنگ میں اوّل پوزیشن حاصل کی اس موقع پر محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر تعلیم نے تعلیمی رپورٹ پیش کی اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اپنے دستِ مبارک سے عزیز موصوف کو گولڈ میڈل عطا کیا بعدہٗ درج ذیل احباب نے تعارفی تقاریر کیں۔

مکرم شوکت علی صاحب ہریانہ۔ عاشق علی صاحب یوپی، اسماعیل حسین صاحب آسام، زاہد الرحمٰن صاحب آسام، سید نثار احمد صاحب مہاراشٹر، عبدالرشید صاحب حیدر آبادی، شیخ طارق محمود صاحب سرینگر نے اپنے اپنے تاثرات پیش کئے۔

شکریہ احباب

مکرم شجاعت حسین صاحب حیدر آباد نے نعت پیش کی بعدہٗ محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے تمام سرکاری محکمہ جات اور مہمانان و رضاکاران کا شکریہ ادا کیا آخر میں صدر اجلاس نے دُعا کرائی اور ٹھیک چار بجکر دس منٹ پر لنڈن سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ قادیان کے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

لنڈن میں جلسہ سالانہ قادیان

حضور انور کے تشریف لاتے ہی تلاوت قرآن مجید سے اس اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی تمام حاضرین جلسہ سالانہ قادیان ہمہ تن گوش بیٹھے تھے مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ پیش کیا۔ مکرم شمیم احمد صاحب باجوہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

اِک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آئیں یہ دن اور یہ بہار

پیش فرمایا۔ ٹھیک چار بجکر پچاس منٹ پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب شروع ہوا۔ جس کا خلاصہ اسی شمارہ میں صفحہ اوّل پر ملاحظہ فرمائیں۔ حضور انور کے بصیرت افروز خطاب اور اختتامی دُعا کے بعد جلسہ سالانہ قادیان اختتام پذیر ہوا۔

مجلس شوریٰ

مورخہ ۱۶/ نومبر کو ٹھیک دس بجے مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مسجد اقصیٰ قادیان میں منعقد ہوا تلاوت مکرم مولوی مقصود احمد صاحب مبلغ بنگلور نے کی صدارتی خطاب کے بعد مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری سکرٹری مجلس شوریٰ نے ایجنڈا پیش کیا۔ اور سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ ٹھیک ساڑھے تین بجے مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس شروع ہوا جو نماز مغرب تک جاری رہا۔

نماز تہجد اور درس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے ایام میں مسجد اقصیٰ، عارضی مسجد خیمہ جات، مسجد دار الانوار مسجد ناصر آباد میں نماز تہجد باجماعت اور بعد نماز فجر مختلف تربیتی موضوعات پر درس کا سلسلہ جاری رہا۔

باجماعت فرض نمازوں میں نماز فجر اور مغرب و عشاء مذکورہ مقامات پر ادا کی گئیں جبکہ نماز ظہر و عصر باجماعت جلسہ گاہ میں ادا کی گئی۔

نومبائعین کے تربیتی اجلاسات

مورخہ ۱۴/ نومبر کو بعد نماز مغرب و عشاء نومبائعین کے دو تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے ایک اجلاس مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ جس میں بنگال آسام، بہار، مدھیہ پردیس، کیرلہ، تامل ناڈو، آندھرا اور کرناٹک کے نومبائعین نے اپنے تاثرات بیان کئے۔

دوسرا اجلاس نومبائعین کی مارکی میں زیر صدارت مکرم منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر ہفت روزہ بدر منعقد ہوا۔ جس میں پنجاب ہریانہ ہماچل راجستھان یوپی مہاراشٹر کے نومبائعین نے اپنے اپنے قبول احمدیت کے واقعات اور آئندہ کے عزم کا اظہار کیا۔

اعلانات نکاح

مورخہ ۹۹-۱۱-۱۴ کو ہی مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعد نماز مغرب و عشاء ۲۰ نکاحوں کا اعلان فرمایا اور دُعا کرائی۔

مجلس مشاورت لجنہ اماء اللہ بھارت

جلسہ کے ایام میں ۹۹-۱۱-۱۴ کو لجنہ اماء اللہ بھارت کی مجلس مشاورت بھی منعقد ہوئی۔

میٹنگ مبلغین کرام

مورخہ ۹۹-۱۱-۱۵ کو بعد نماز مغرب و عشاء رات ۸ بجے زیر صدارت محترم ناظر صاحب اعلیٰ مبلغین و معلمین کرام کی میٹنگ ہوئی جس میں امراء کرام صدر صاحبان اور نگران صوبہ جات نے شرکت کی۔

قیام و طعام

امسال ۳ لنگر خانوں سے دو ٹائم اکیس ہزار سے زائد افراد کا کھانا لگاتار ایام جلسہ میں مورخہ ۹ تاریخ سے ۱۹ تاریخ تک پکتا رہا۔ اور ۲۴ قیام گاہوں میں مقیم مہمانوں کو تقسیم ہوتا رہا امسال جلسہ سالانہ کے ۲۳ شعبے ۲۴ گھنٹے مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہے طبی امداد کا معقول انتظام تھا۔ ہومیو پیتھک اور ایلوپیتھک علاج کے مختلف جگہوں پر کیمپ موجود تھے۔

استقبال

بفضلہ تعالیٰ ہوائی جہاز ریلوے اور بسز وغیرہ کے ذریعہ آنے والے قافلوں کا شعبہ استقبال کی جانب سے بہتر انتظام ہوتا رہا۔ ایک پوری ریزرو ٹرین بنگال سے اور آندھرا سے چار بوگیاں ریزرو آئیں۔ جبکہ یوپی سے ۵۴ ہریانہ سے ۲۵ اور راجستھان سے ۲۱ بسیں آئیں۔ اس کے علاوہ اپنی اپنی کاروں جیپوں اور مختلف گاڑیوں پر مہمانان آتے رہے۔ علاوہ ازیں پنجاب و ہماچل سے ۲۸۴ بسیں اور چھوٹی گاڑیاں آئیں۔ اس طرح بھارت سمیت ۲۱ ہزار مہمانوں نے ۲۷ ممالک سے شرکت کی۔

معززین کی شرکت

اس جلسہ میں جناب آر ایل بھاٹیہ صاحب سابق وزیر خارجہ ہند جناب پرتاپ سنگھ باجوہ سابق وزیر پنجاب جناب ترپت راجندر سنگھ سابق وزیر تعلیم پنجاب جناب نتھا سنگھ دالم M.L.A. جناب سورن سنگھ صاحب پرنسپل کالج نے شرکت کی۔

پریس و پبلسٹی

الحمد للہ ۲۷ اخبارات نے جلسہ کی رپورٹ شائع کی جس میں سے ۱۵ اخبارات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوٹو بھی دی۔

آل انڈیا ریڈیو، دوردرشن جالندھر، زی ٹی وی، B.B.C. نے جلسہ کی خبریں نشر کیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان رہا کہ ایام جلسہ میں موسم نہایت خوشگوار رہا جلسہ سے دو روز قبل مطلع اچانک ابر آلود ہو گیا تھا جس سے کچھ فکر ہو گئی لیکن اللہ نے محض اپنے فضل سے عین جلسہ کے دنوں میں نہ صرف مطلع صاف رکھا بلکہ نہایت معتدل اور خوشگوار موسم رہا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

شعبہ خدمت خلق

امسال ۲۱ ہزار مہمانوں کی رجسٹریشن اور ان کی سکیورٹی کے سلسلہ میں افسر صاحب خدمت خلق اور ان کے عملہ نے دن رات بڑی تندہی سے اپنی ڈیوٹی سر انجام دیں۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں شرکت کرنے والوں کے حق میں سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰة والسلام کی تمام دُعائیں اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین۔

اگر آپ کے زیر مطالعہ کوئی ایسی کتاب رسالہ یا مضمون ہے جس کے متعلق آپ سمجھتے ہیں کہ اس کا تعارف قارئین بدر کے ازدیاد علم اور دلچسپی کا موجب ہوگا تو حسب حال اس کا خلاصہ یا اس کے اہم اقتباسات (مع مکمل حوالہ) یا اس پر تبصرہ لکھ کر ہمیں بجوائیں۔

(ادارہ)

طالب دُعا :- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم

M/S **NISHA LEATHER**

Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly **BADR**

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(091) 01872-70105

Vol - 48 Thursday, 25th Nov 1999 Issue No: 47

تحریک جدید کے سال نو کا بابرکت اعلان

پاکستان کے احمدی اس تحریک میں پہلے نمبر پر ہیں جبکہ بھارت کے احمدیوں کا ساتواں نمبر ہے

تحریک جدید کا چندہ اس وقت بارہ کروڑ روپے سے زائد ہو چکا ہے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے والوں کی تعداد 266677 ہے

جن میں صرف امسال 17619 کا اضافہ ہوا ہے

.... خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5 نومبر 1999 بمقام مسجد فضل لندن ....

قادیان ۵ نومبر (ایم ٹی اے) آج مسجد فضل لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ اس طرح یہ تحریک بفضلہ تعالیٰ اب ۶۶ ویں سال میں داخل ہوئی ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے سورہ بقرہ کی آیت ۲۶۲ کی تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا؛ دو احادیث انفاق فی سبیل اللہ کے بارے میں پڑھ کر سنائیں اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں سے اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی فضیلت کے بارے میں اقتباس سنائے جس میں آپ نے مالی قربانی کرنے والوں کو تنبیہ فرمائی کہ یہ نہ سمجھو کہ ہم مال خرچ کر کے احسان کر رہے ہیں اگر ایسا سمجھو گے تو خدا تعالیٰ ایک اور قوم پیدا کر دے گا۔ اور تم محروم رہ جاؤ گے۔

حضور نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ایک وقت تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک پیسہ چندہ دینے والوں کا بھی محبت سے ذکر فرمایا ہے اور فرمایا کہ آئندہ ایسا وقت آنے والا ہے کہ لوگ کروڑوں روپیہ خرچ کریں گے مگر اس وقت کے ایک پیسے کے برابر نہ ہو سکے گا۔ حضور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ احمدیت میں نئے آنے والوں سے ابھی سے مالی قربانی کی بات کر لی جائے ہمارا تجربہ ہے کہ جہاں آغاز میں ہی بات کر لی جائے وہاں دل کھل جاتے ہیں انہیں تاکید اً کہیں کہ خدا کی راہ میں ضرور کچھ خرچ کرو جماعت میں مالی قربانی کا جو رواج ہے اس کے مطابق نہ سہی کچھ نہ کچھ عہد کرو کہ ضرور دو گے۔ حضور نے زکوٰۃ کے سلسلہ میں فرمایا کہ یہ مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہیئے کسی شخص کو انفرادی طور پر اجازت نہیں کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اپنے غریب بھائیوں کو بانٹے۔

اقتباسات پیش کرنے کے بعد حضور نے فرمایا کہ اب میں تحریک جدید کے سال نو کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ مال کی تحریک کا جو خطبہ تھا اس کی یہی بنا تھی۔

فرمایا تحریک جدید کا آغاز 1934 میں ہوا تھا 31 اکتوبر 1999 کو اس کے 65 سال گزر چکے ہیں آغاز میں جو اس تحریک میں شامل ہوئے تھے ان کے رجسٹر کو دفتر اول کہا جاتا ہے۔ اللہ کا احسان ہے کہ ابھی تک دفتر اول میں شامل ہونے والے زندہ موجود ہیں اور اپنے اموال تحریک جدید کے تحت خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ خدا کرے کہ ان کو بہت لمبی زندگی عطا ہو اور یہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے چلے جائیں بعد میں بہت سی نسلیں پیدا ہوئیں ان کے لئے ایک اور رجسٹر کھولا گیا جو دفتر دوم کہلاتا ہے۔ یہ 10 سال بعد 1944 میں کھولا گیا۔

دفتر دوم کے 21 سال بعد تیسرا رجسٹر کھولا گیا اسے دفتر سوم کہتے ہیں۔ اس کا اجراء 1965 میں خلافت ثالثہ کے زمانہ میں ہوا 20 سال بعد میرے زمانہ میں چوتھا رجسٹر کھولا گیا جسے دفتر چہارم کہتے ہیں یہ 1985 میں کھولا گیا اور یہ اس وقت تک جاری ہے اور 20 سال بعد ایک اور رجسٹر کھولا جائے گا اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور میں امید رکھتا ہوں وہ میرے زمانہ میں کھول دیا جائے گا۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 94 ممالک نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لیا ہے موصولہ رپورٹوں کے مطابق 31 اکتوبر 99 تک جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی تحریک جدید کی کل وصولی 17 لاکھ 71 ہزار 800 پونڈ تھی اس کی حیثیت ہی کیا ہے بعض امیر آدمی جو ایک دن میں جوئے میں ہار جاتے ہیں وہ رقم ہمارے سارے چندے سے زیادہ ہوتی ہے مگر اس میں ہارنے اور جیتنے والوں کیلئے ذرہ برکت نہیں ہوتی اتنی تھوڑی رقم سے ساری دنیا کی تحریک جدید کی ضرورتیں پوری ہو رہی ہیں اس میں طوعی خدمت کی بہت غیر معمولی برکت ہے اگر اس طوعی خدمت کی محنت کے لحاظ سے اجرت ادا کی جائے تو وہ کروڑہا کروڑ پونڈ بن سکتی ہے۔ مگر خدا کو یہی منظور ہے کہ جماعت خدمت کرے چندہ وصول کرنے والے بھی دن رات محنت کر رہے ہوتے ہیں۔ فرمایا یہ جماعت ہی خدائی نمونہ ہے اللہ تعالیٰ اس نمونے کو ہمیشہ قائم رکھے۔

فرمایا پاکستان نے اس مرتبہ مشکل حالات کے باوجود دنیا بھر کی جماعتوں میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ پہلے بھی پاکستان پہلی پوزیشن حاصل کرتا رہتا ہے اور مولویوں کو اس کی بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ امریکہ کی جماعت بھی اللہ کے فضل سے مسلسل آگے بڑھ رہی ہے گذشتہ سال کے مقابل پر انہوں نے ایک لاکھ ڈالر زائد دیا ہے۔ برما کی جماعت بھی قابل ذکر ہے انہوں نے مالی قربانی میں دوگنا کا اضافہ کیا ہے۔ مجموعی وصولی کے لحاظ سے بالترتیب پہلی دس جماعتوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے ان کے نام پڑھ کر سنائے 1 پاکستان 2 جرمنی 3 امریکہ 4 انگلستان 5 کینیڈا 6 انڈونیشیا 7 ہندوستان 8 ماریشس 9 سوئزرلینڈ 10 دیں پر فلسطین ہے۔ علاوہ ازیں ہالینڈ آسٹریلیا بیلجیم جاپان اور مڈل ایسٹ کی ایک جماعت نے نمایاں قربانی کی توفیق پائی ہے۔

تحریک جدید کے مالی جہاد میں پہلی بار شامل ہونے والے گیارہ نئے ممالک کا ذکر اور مجاہدین کی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے والے مجاہدین کی تعداد دو لاکھ چھیاسٹھ ہزار چھ سو ستہتر ہو چکی ہے۔ امید کرتا ہوں کہ آئندہ سال تین لاکھ تو ضرور ہو جائے گی۔ اس سال نئے شامل ہونے والوں کی تعداد میں سترہ ہزار چھ سو انیس کا اضافہ ہے۔ پاکستان کے نمایاں ترقی کرنے والے اضلاع اور جماعتوں کا ذکر نیز ذیلی تنظیموں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے تحریک جدید کو نمایاں تعاون حاصل رہا ہے۔

اس کے بعد حضور نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرمایا۔

تمام مومنوں پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرہ آیت ۱۸۴)

ترجمہ:۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھتا ہے اس کے رمضان سے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے دعاؤں کا مہینہ ہے"۔ (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱)

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں"۔ (الحکم ۱۴ جنوری ۱۹۰۱ء)